SAT.5.April 2025
VOLUME:20 NO:84
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز ہفتہ 5 / اپریل 2025
جلد: 20 شمارہ: 84
6/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com~Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

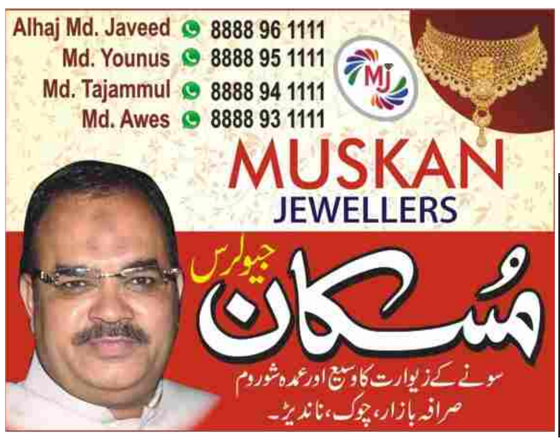

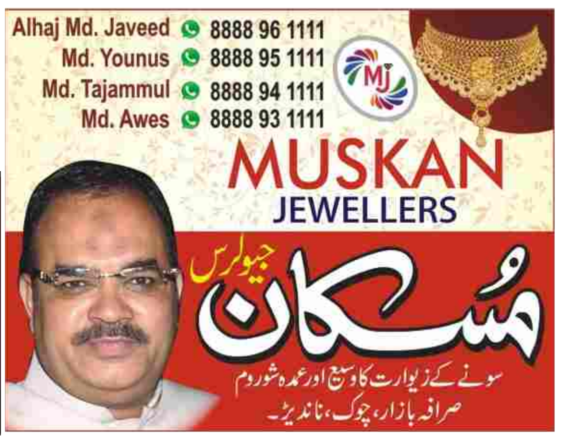

ہمیں ایک ایسے قانون کی ضرورت ہے جو مرکزی بجٹ میں دلتوں وقبائلیوں کے لیے ایک متعین حصہ یقینی بنائے: راہل گاندھی

نئی دہلی: کانگریس نے نوجوان پیشہ وروں کو پارٹی سے جوڑنے کے لیے سابق وزیر اعظم آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کے نام سے فیلوشپ پروگرام شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 'ڈاکٹر منموہن سنگھ فیلوز پروگرام' کے تحت ہر سال ملک بھر کے ایسے 50 مڈ کیریئر پیشہ وروں کا سلیکشن کیا جائے گا، جو سیاست کے ذریعہ سماج میں اپنا تعاون پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلی جانکاری نئی

دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقد ایک پریس کانفرنس کے دوران پارٹی کے میڈیا و ایڈورٹائزنگ ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا، جھارکھنڈ کانگریس انچارج کے۔ راجو اور پروفیشنلز کانگریس و ڈاٹا اینالیٹکس ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پروین چکرورتی نے دی۔ پروین نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ اس پروگرام کے تحت منتخب 50 پیشہ وروں کو پارٹی کے اندر اہم لیڈران تربیت دیں گے اور انھیں پارٹی سے متعلق کاموں میں شامل کیا جائے گا۔ یہ پروگرام شرکاء کو سیاست میں حقیقی ذمہ داری نبھانے کا موقع فراہم کرے گا۔ اس موقع پر پون کھیڑا نے کہا کہ ملک میں کئی ایسے لوگ ہیں جو پہلے پیشہ ور رہے، اور پھر سیاست میں آئے۔ ان میں ڈاکٹر منموہن سنگھ کا نام بہت اوپر آتا ہے۔ موتی لال نہرو سے لے کر مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل تک، آزادی کی تحریک میں سبھی بڑے نام پہلے پیشہ ور تھے۔ کانگریس نے ہمیشہ سے پیشہ وروں کو سیاست میں آگے آنے کا موقع دیا ہے۔ اسی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ فیلوشپ پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کے۔ راجو نے کہا کہ اس فیلوشپ پروگرام کی طویل مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ کانگریس پارٹی اس فیلوشپ کے ذریعہ خواہش مند پیشہ وروں کو سیاست میں آنے کا بہترین پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اس پروگرام کے بارے میں کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جانکاری دی ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کے سب سے باصلاحیت لوگ اپنی طاقت سیاست میں لائیں۔ 'ڈاکٹر منموہن سنگھ فیلوز پروگرام' مڈ کیریئر پیشہ وروں کے لیے ہماری اپیل ہے کہ عوامی زندگی میں قدم رکھیں، ایمانداری سے قیادت کریں اور ایک ترقی پذیر و مشمولہ ہندوستان کی تعمیر میں مدد کریں۔''

اب نیپال میں آیا زلزلہ، ہندوستان کے کئی علاقوں میں بھی محسوس ہوئے جھٹکے

نئی دہلی؛ میانمار اور جاپان میں شدید زلزلہ کے بعد اب نیپال میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔ جمعہ (4 اپریل) کی شب آئے اس زلزلہ کی شدت ریکٹر اسکیل پر 5.0 بتائی جا رہی ہے۔ اس زلزلہ نے نیپال کے کئی علاقوں میں ہلچل پیدا کر دی ہے۔ زلزلہ کا مرکز نیپال میں ہی تھا، لیکن اس کے جھٹکے شمالی ہندوستان کے کئی حصوں، خصوصاً اتر پردیش، بہار اور اتراکھنڈ میں بھی محسوس کیے گئے۔ زلزلہ کے جھٹکوں نے نیپال میں لوگوں کو دہشت زدہ کر دیا اور کئی لوگ اپنے گھروں سے باہر نکل گئے۔ ابھی تک اس زلزلہ میں کسی جانی و مالی نقصان کی خبر سامنے نہیں آئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ درمیانہ شدت کا زلزلہ تھا، لیکن اس سے مستقبل میں کسی بڑی ہلچل کے امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ نیپال چونکہ ہندوستان کا پڑوسی ملک ہے، اس لیے ہندوستان کے کئی علاقوں میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ خصوصی طور پر بہار اور اتر پردیش کے وہ علاقے جو نیپال کی سرحد سے ملحق ہیں، وہاں جھٹکے کچھ زیادہ تیز تھے۔ اتر پردیش کے گورکھپور اور سدھارتھ نگر سمیت کئی اضلاع میں زلزلہ کے جھٹکوں نے عوام میں دہشت پیدا کر دی۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ دہلی-این سی آر میں بھی اس زلزلہ کا اثر محسوس کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ میانمار کے سگائینگ شہر میں گزشتہ جمعہ کو آئے انتہائی طاقتور زلزلہ نے تباہی کا ایسا منظر پیچھے چھوڑا ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ 7.7 شدت کے زلزلہ نے کئی علاقوں میں سڑکوں کو پھاڑ دیا اور کئی عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اب تک 3145 لوگوں کی موت ہو چکی ہے اور سینکڑوں افراد کے اب بھی ملبہ کے نیچے

دبے ہونے کا اندیشہ ہے۔ لاشوں کی بدبو پورے علاقے میں پھیلی ہوئی ہے اور مقامی لوگ لاشیں اجتماعی قبروں میں دفنانے کو مجبور ہیں۔ ایک ہفتہ قبل آئے زلزلہ کے بعد درجنوں آفٹر شاکس بھی آ چکے ہیں اور اس کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑی تعداد میں خوفزدہ لوگ کھلے آسمان کے نیچے چٹائی بچھا کر سو رہے ہیں۔

وقف ترمیمی بل سے مسلم تنظیمیں فکرمند، مسلم پرسنل لاء بورڈ نے صدر جمہوریہ مرمو سے مانگا ملاقات کا وقت

نئی دہلی: وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہو گیا، اور یہ قانون کی شکل اختیار کر لے اگر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو سے بھی اس بل کو منظوری مل گئی۔ مسلم تنظیمیں اس بل کو لے کر فکرمند ہیں، کیونکہ انھیں امید تھی جنتا دل یو اور ٹی ڈی پی اراکین پارلیمنٹ اس بل کی مخالفت کریں گے، لیکن انھوں نے حمایت کا اعلان کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم تنظیمیں نہ صرف اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہی ہیں، بلکہ ملک میں کئی مقامات پر مسلم طبقہ نے بل کے خلاف مظاہرے بھی کیے۔ اب آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے اس معاملے میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے وقف ترمیمی بل معاملے میں ہندوستانی صدر مرمو سے فوراً ملاقات کا وقت مانگا ہے۔ انھوں نے یہ وقت ایک خط لکھ کر مانگا ہے اور وقف ترمیمی بل سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس سے قبل کہ صدر جمہوریہ اس بل کو منظوری دے دیں، بورڈ چاہتا ہے کہ اپنی فکر ان کے سامنے رکھیں۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر ایس یو آر الیاس نے بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم کی طرف سے لکھے گئے خط کا مواد شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''بل کے ذریعہ پیش کی گئیں ترامیم میں اہم بدلاؤ شامل ہیں، جو کہ وقف ادارہ کے انتظام و انصرام اور خود مختاری کو متاثر کرتے ہیں۔'' اپنے خط میں مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا ہے کہ صدر جمہوریہ سے ملنے کا مقصد حال ہی میں پارلیمنٹ سے پاس 'وقف (ترمیمی) بل 2025' اور ملک بھر کے مسلم طبقہ کے لیے اس کے بارے میں اپنی فکر ظاہر کرنا ہے۔ بورڈ نے خط میں لکھا ہے کہ ''یہ بل پوری طرح سے غیر آئینی ہے اور ملک کے مسلمانوں پر حملہ ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ بل کے التزامات پر سنجیدگی سے از سر نو غور کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ ہندوستانی آئین کے تحت ملے بنیادی حقوق کے خلاف ہیں، خاص طور سے مذہبی آزادی، مساوات اور

راجیہ سبھا میں وقف بل پر 17 گھنٹے سے زیادہ ہوئی بحث، مرکزی وزیر کرن رجیجو نے کہا 'اس ریکارڈ کو توڑنا مشکل'

نئی دہلی: 4 اپریل بروز جمعہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ہی ایوانوں کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ اس کے بعد مرکزی وزیر برائے پارلیمانی و اقلیتی امور کرن رجیجو نے دونوں ایوانوں کی کارروائی کی تفصیل ملک کے سامنے رکھی۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ''کل ہم نے راجیہ سبھا میں ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ ہم نے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ہم نے راجیہ سبھا میں وقف ترمیمی بل پر 17 گھنٹے اور 2 منٹ تک بحث کی۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''اس ریکارڈ کو توڑنا بے حد مشکل لگتا ہے۔ وقف ترمیمی بل پر بحث کے دوران ایک بھی رکاوٹ نہیں ہوئی۔'' اس دوران کرن رجیجو نے کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی کے ذریعہ وقف ترمیمی بل کو جبراً پاس کرائے جانے کے الزام پر اپنی بات بھی سامنے رکھی۔ انھوں نے کہا کہ ''سونیا گاندھی ایک سینئر لیڈر رہیں، میں ان پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ کل کانگریس پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ کے دوران ایک بیان جاری کیا گیا کہ بل کو زبردستی اور طریقۂ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاس کیا گیا۔ میں نے اس پر ہر طرح سے وضاحت کی ہے۔ میں نے بتایا کہ اس کے لیے کتنی محنت کی گئی ہے۔'' اس میں انھوں نے یہ بھی جوڑا کہ ''ہم نے بحث کا ریکارڈ بنایا ہے۔ پارلیمانی تاریخ میں اتنی طویل بحث پہلے کبھی نہیں ہوئی۔'' قابل ذکر ہے کہ 3 اپریل کو راجیہ سبھا میں وقف ترمیمی بل پر بحث شروع ہوئی تھی جو کہ دیر رات تقریباً 2.30 بجے تک جاری رہی۔ اس درمیان برسر اقتدار طبقہ اور حزب اختلاف دونوں کے ہی لیڈران نے بل پر اپنی اپنی رائے ظاہر کی۔ این ڈی اے اراکین پارلیمنٹ جہاں بل کی حمایت میں اپنی بات رکھ رہے تھے، وہیں انڈیا اتحاد کے لیڈران نے بل کی شدید مخالفت کی۔ جب اس بل پر ووٹنگ ہوئی تو حمایت میں 128 اور خلاف میں 95 ووٹ پڑے۔ اس طرح لوک سبھا کے بعد راجیہ سبھا سے بھی وقف ترمیمی بل پاس ہو گیا۔

جنتا دل یو پر 'وقف ترمیمی بل' کی حمایت کا منفی اثر پڑنا شروع،

یکے بعد دیگرے 4 لیڈران نے دیا استعفیٰ، کئی دیگر قطار میں!

نئی دہلی: وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ سے پاس ہو گیا، اور اب قانون کی شکل اختیار کرنے کے لیے صرف صدر جمہوریہ کی منظوری باقی ہے۔ اس بل کی حمایت این ڈی اے کی سبھی پارٹیوں، بشمول جنتا دل یو نے کیا، جس سے مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ ناراض دکھائی دے رہا ہے۔ یہ بل پارلیمنٹ سے پاس ہونے کے بعد بہار میں کچھ زیادہ ہی سیاسی ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے۔ نتیش کمار کی جنتا دل یو میں ایک افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا ہے اور کئی لیڈران نے پارٹی کے موقف سے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا ہے۔ دراصل وقف ترمیمی بل کی حمایت کے سبب جنتا دل یو کے مسلم لیڈران بہت ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔ یکے بعد دیگرے 4 لیڈران نے استعفیٰ دے دیا ہے، اور کئی قطار میں بتائے جا رہے ہیں۔ جن جنتا دل یو لیڈران نے استعفیٰ دیا ہے، ان میں اقلیتی سیل کے ریاستی سکریٹری محمد شاہنواز ملک، ریاستی جنرل سکریٹری محمد تبریز صدیقی علیگ، بھوجپور سے پارٹی رکن محمد دلشان راعین اور جنتا دل یو کے مشرقی چمپارن ضلع طبی سیل کے ترجمان قاسم انصاری شامل ہیں۔ ان سبھی لیڈران نے وقف ترمیمی بل پر جنتا دل یو کے رخ پر اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے، اور پارٹی پر لاکھوں مسلمانوں کا بھروسہ توڑنے کا الزام عائد کیا

ہے۔ اقلیتی سیل کے ریاستی سکریٹری شاہنواز ملک نے اپنے استعفیٰ والے خط میں وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو خطاب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''ہم جیسے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کا اٹوٹ بھروسہ تھا کہ آپ سیکولر نظریات کے پرچم بردار ہیں۔ لیکن اب یقین ٹوٹ گیا۔ وقف ترمیمی بل پر جنتا دل یو کی حمایت سے ہم لوگوں کو گہرا دھکا لگا ہے۔'' انھوں نے جنتا دل یو رکن پارلیمنٹ للن سنگھ کے ذریعہ پارلیمنٹ میں دیے گئے بیان پر بھی اپنے افسوس کا اظہار کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''ہم لوگ لوک سبھا میں مرکزی وزیر اور پارٹی کے سینئر لیڈر للن سنگھ کے رویہ سے تکلیف میں ہیں۔ انھوں نے جس طرح کا بیان دیا، اور اس بل کی حمایت کی، اس سے پارٹی کو ووٹ کرنے والے مسلمان غمزدہ ہیں۔'' اپنے خط میں شاہنواز ملک نے واضح لفظوں میں لکھا ہے کہ یہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں کے خلاف ہے، اور کسی بھی صورت میں اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ ''یہ بل آئین کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اب مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ہم لوگوں نے اپنی زندگی کے کئی سال اس پارٹی کو دے دیے۔''

آئی پی ایل 2025: انتہائی دلچسپ مقابلے میں لکھنؤ نے ممبئی کو 12 رنوں سے دی شکست

آئی پی ایل 2025 میں آج ایک بار پھر انتہائی دلچسپ مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ اس سیزن کے سولہویں میچ میں مقابلہ لکھنؤ سپر جائنٹس اور ممبئی انڈینس کے درمیان تھا، جو کہ آخری اوور تک چلا۔ ایکانا اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلے میں لکھنؤ نے ممبئی کو 12 رنوں سے شکست دی اور 2 پوائنٹس حاصل کر پوائنٹس ٹیبل میں چھٹے مقام پر پہنچ گئی۔ اس ٹیم نے 4 میچوں میں 2 جیت کے ساتھ 4 پوائنٹس حاصل کر لیے ہیں۔ دوسری طرف ممبئی انڈینس نے 4 میچوں میں 1 فتح حاصل کی ہے، اور 2 پوائنٹس کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل میں ساتویں مقام پر ہے۔

گوا میں بھیک مانگنے پر لگی پابندی، ساحل سمندر پر مالش کرنا بھی ممنوع

پنجی: 4 / اپریل (ایجنسیز) گوا کے وزیر اعلیٰ پرمود ساونت نے جمعہ کے روز سیاحوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ اہم اعلانات کیے۔ انھوں نے بتایا کہ گوا ریاست میں داخل ہوتے وقت اگر سیاح گاڑیوں میں اسٹوو گیس سلنڈر جیسی چیزیں رکھتے ہیں تو انھیں جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ ساتھ ہی ان کے سامان بھی ضبط کر لیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ گوا میں کھلے آسمان کے نیچے کھانا پکاتے ہوئے دیکھے جانے پر پولیس انھیں گاڑی سمیت حراست میں لیتے ہوئے جرمانہ بھی لگائے گی۔ آج وزیر اعلیٰ پرمود ساونت نے گوا میں نئے مجرمانہ قوانین (بی این ایس، بی این ایس ایس اور بی ایس اے) کے نفاذ کا جائزہ لینے کے لیے اعلیٰ عہدوں پر فائز افسران کی میٹنگ میں حصہ لیا۔ اس میٹنگ کی صدارت کرنے کے بعد پوروویریم واقع سکریٹریٹ میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کچھ بڑے فیصلوں کی جانکاری دی گئی۔ انھوں نے کہا کہ بھیک مانگنے، ساحل سمندر پر مالش کرنے اور دلالی کرنے جیسی سرگرمیوں پر پوری طرح سے پابندی لگا دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ گوا میں کھلی جگہوں پر گھوم کر سیاحوں کی مالش کرنے والے مالشیے، سیاحوں کو پریشان کرنے والے بھکاری اور سیاحتی شعبوں میں کام کرنے والے دلالوں کو پولیس حراست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انھوں نے جمعہ کے روز گوا میں مقامی باشندوں اور سیاحوں دونوں کو پریشان کرنے سے روکنے کے لیے کئی ترکیبوں کا اعلان کیا۔ انھوں نے کہا کہ اب صرف باڈی کیمرہ والے پولیس انسپکٹر ہی دن کے وقت ٹریفک اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں پر چالان کاٹ سکیں گے۔ علاوہ ازیں رات کے وقت وردی پر کیمرہ لگانے والے پولیس انسپکٹر یا سب انسپکٹر ٹریفک اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کا چالان کاٹیں گے۔ دی گئی جانکاری کے مطابق نیا اصول 4 اپریل یعنی جمعہ سے ہی نافذ ہو گیا ہے۔ اب ریاست میں داخل ہونے والے سبھی سیاحوں کی گاڑیوں کو ریاستی سرحد پر جانچ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر وہ سڑک کنارے کھانا بناتے پائے گئے تو ان کے گیس اسٹوو اور سلنڈر ضبط کر لیے جائیں گے اور ان کی گاڑیوں پر جرمانہ لگایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ نئی پابندیوں کے بعد مقامی لوگوں اور سیاحوں کا استحصال بند ہو جائے گا۔ا

مرکز نے ای پی ایف او میں کلیم سیٹلمنٹ کے عمل کو آسان بنانے کے لیے دو نئی اصلاحات کا اعلان کیا

نئی دہلی، 3 اپریل (پی ایس آئی) مرکزی حکومت نے جمعرات کو ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) میں کلیم سیٹلمنٹ کے عمل کو آسان بنانے کے لیے دو نئی اصلاحات کا اعلان کیا۔ اس سے دعویٰ مسترد ہونے کی شکایات کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ نئی اصلاحات کے تحت، ای پی ایف او نے آن لائن دعوے دائر کرتے وقت چیک یا تصدیق شدہ بینک پاس بک کی تصویر اپ لوڈ کرنے کی ضرورت کو ختم کر دیا ہے، جس سے 7.7 کروڑ سے زیادہ اراکین کو فائدہ پہنچے گا۔ حکومت کے مطابق، یہ ضرورت ابتدائی طور پر کچھ کے وائی سی اپ ڈیٹ کرنے والے اراکین کے لیے پائلٹ بنیادوں پر متعارف کرائی گئی تھی۔ 28 مئی 2024 کو اس کے آغاز کے بعد سے اب تک 7.1 کروڑ ای پی ایف او ممبران اس سے مستفید ہو چکے ہیں۔ مرکزی وزارت محنت اور روزگار نے کہا کہ پائلٹ پروجیکٹ کی کامیابی کے بعد اب یہ سہولت تمام ممبران کے لیے نافذ کر دی گئی ہے۔ حکومت نے کہا کہ کسی رکن کے ذریعہ بینک اکاؤنٹ کو یونیورسل اکاؤنٹ نمبر (یو اے این) کے ساتھ جوڑنے کے وقت، اکاؤنٹ ہولڈر کے نام کی ای پی ایف او کی تفصیلات کے ساتھ پہلے ہی تصدیق ہوتی ہے، اس لیے اس اضافی دستاویزات کی ضرورت نہیں ہے۔ مزید برآں، یو اے این کے ساتھ بینک کھاتوں کو جوڑنے کے عمل کو آسان بنانے کے لیے، ای پی ایف او نے بینک کی تصدیق کے بعد آجر کی منظوری کی ضرورت کو بھی ہٹا دیا ہے۔ فی الحال، ہر ممبر کو اپنے بینک اکاؤنٹ کو یو اے این کے ساتھ لنک کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کے پی ایف کی واپسی آسانی سے ایسے اکاؤنٹ میں جمع ہو سکے۔ فی الحال، 74.7 کروڑ ممبران میں سے جو ہر ماہ اپنا حصہ ڈالتے ہیں، 83.4 کروڑ ممبران نے اپنے بینک کھاتوں کو یو اے این سے جوڑ لیا ہے اور 95.14 لاکھ منظوری آجروں کی سطح پر زیر التوا ہے۔ وزارت نے کہا کہ یہ ترامیم ان اراکین کو بھی سہولت فراہم کریں گی جو آدھار او ٹی پی کے ذریعے آئی ایف ایس سی کوڈ کے ساتھ اپنا نیا بینک اکاؤنٹ نمبر درج کر کے اپنے پہلے سے منسلک بینک اکاؤنٹ کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

اعظم خان کی مشکلات میں اضافہ، جوہر ٹرسٹ سے 550 کروڑ کی وصولی کا حکم

لکھنو: تقریباً ڈیڑھ سال قبل انکم ٹیکس محکمہ نے اعظم خان اور جوہر ٹرسٹ کے دیگر ارکان کے ٹھکانوں پر چھاپے مارے تھے۔ تفتیش کے دوران اس بات کے شواہد ملے کہ یونیورسٹی کی تعمیر میں بے نامی سرمایہ لگایا گیا ہے۔ محکمہ نے سنٹرل پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ (سی پی ڈبلیو ڈی) سے جوہر یونیورسٹی کی تعمیر پر آنے والے اخراجات کا تخمینہ لگانے کو کہا تھا، جس کے مطابق اس پر تقریباً 450 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ تاہم، ٹرسٹ کے بینک کھاتوں میں صرف 100 کروڑ روپے کی تفصیلات موجود تھیں، باقی 350 کروڑ روپے کا کوئی واضح حساب کتاب نہیں ملا۔ جوہر یونیورسٹی کی بنیاد اس وقت رکھی گئی تھی جب ملائم سنگھ یادو اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اعظم خان نے اس یونیورسٹی کو اقلیتی تعلیمی ادارے کے طور پر ترقی دینے کی کوشش کی تھی، مگر وقت کے ساتھ یہ متعدد تنازعات میں گھر گئی۔ انکم ٹیکس محکمہ نے جوہر ٹرسٹ کے اکاؤنٹس، تعمیراتی لاگت اور دیگر مالی معاملات کی باریک بینی سے جانچ کی، جس کے بعد بے نامی سرمایہ کاری کا شبہ مضبوط ہوا۔ اسی بنیاد پر محکمہ نے 550 کروڑ روپے کی وصولی کا نوٹس جاری کیا ہے۔ اعظم خان اکتوبر 2023 سے ہردوئی جیل میں قید ہیں۔ ان پر زمینوں پر ناجائز قبضے، مالی بے ضابطگیوں اور دیگر مقدمات درج ہیں۔ ان کے بیٹے عبداللہ اعظم سمیت جوہر ٹرسٹ کے دیگر افراد بھی اس معاملے میں شامل بتائے جا رہے ہیں۔ یہ معاملہ نہ صرف اعظم خان بلکہ سماج وادی پارٹی کے لیے بھی ایک بڑا سیاسی دھچکہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اتر پردیش کی سیاست میں اعظم خان ایک مضبوط مسلم رہنما مانے جاتے ہیں، مگر قانونی معاملات کے سبب ان کی سیاسی حیثیت متاثر ہو رہی ہے۔

وقف ترمیمی بل کو سپریم کورٹ میں کیا گیا چیلنج، کانگریس کے رکن پارلیمنٹ محمد جاوید کی درخواست

نئی دہلی: وقف ترمیمی بل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ محمد جاوید نے عدالت عظمیٰ میں درخواست دائر کرتے ہوئے اسے آئین کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بل مسلمانوں کے مذہبی و قانونی حقوق کو متاثر کرتا ہے اور آئین کے آرٹیکل 19، 25، 26 اور 29 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ بہار کے کشن گنج سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ محمد جاوید وقف سے متعلق مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ اس ترمیم سے مسلمانوں کے حقوق متاثر ہوں گے اور وقف املاک پر حکومت کا کنٹرول بڑھ جائے گا۔ دریں اثنا، وقف ترمیمی بل کے خلاف ملک کے مختلف شہروں میں احتجاج ہو رہے ہیں۔ کولکاتا کے پارک سرکس کراسنگ پر بڑی تعداد میں اقلیتی برادری کے افراد نے احتجاج کرتے ہوئے بل کی فوری واپسی کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ بل مسلمانوں کی املاک ضبط کرنے کی ایک سازش ہے اور اقلیتوں کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ اسی طرح، تمل ناڈو میں اداکار اور سیاستدان وجے کی پارٹی تملگا ویتری کژگم (ٹی وی کے) نے چنئی، مدورائی، کوئمبٹور، تروچیراپلی، توتوکوڈی اور تنجاور میں احتجاج کیا۔ پارٹی کے سکریٹری جنرل این آنند کی قیادت میں کارکنوں نے حکومت مخالف نعرے لگائے اور کہا کہ مرکز کو وقف املاک کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ وجے نے اس بل کو 'غیر جمہوری' قرار دیا اور کہا کہ اگر اسے واپس نہیں لیا گیا تو ان کی پارٹی مسلمانوں کے قانونی جدوجہد میں ان کا ساتھ دے گی۔ کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن جماعتوں نے بھی اس بل کی مخالفت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت اکثریت کی بنیاد پر اس بل کو زبردستی منظور کروا رہی ہے اور اقلیتی برادری کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔ وقف ترمیمی بل کے خلاف عوامی اور قانونی سطح پر مزاحمت بڑھتی جا رہی ہے اور سپریم کورٹ میں دائر درخواست اس معاملے کو مزید سنگین بنا سکتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عدالت عظمیٰ اس پر کیا فیصلہ دیتی ہے۔

وقف بل کے خلاف احتجاج: کولکاتا، رانچی میں مظاہرے، احمد آباد میں 50 افراد زیرِ حراست

نئی دہلی: ملک کے مختلف حصوں میں وقف بل کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ احمد آباد میں جمعہ کی نماز کے بعد بڑی تعداد میں لوگوں نے سڑکوں پر نکل کر بل کی مخالفت کی، جس کے بعد پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 50 سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا۔ مظاہرے کے دوران ماحول کشیدہ رہا لیکن پولیس نے صورتحال قابو میں رکھی۔ ادھر، مغربی بنگال کی راجدھانی کولکاتا میں بھی وقف بل کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے 'وقف بِل واپس لو' کے نعرے لگائے اور حکومت کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا۔ اسی طرح، جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں بھی مسلم برادری کے افراد نے بل میں ترمیم کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ رپورٹس کے مطابق، جمعہ کی نماز کے بعد رانچی کی ایکرا مسجد کے باہر مظاہرین نے ہاتھوں میں بینرز اٹھا کر اپنی مانگیں رکھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وقف بِل میں تبدیلی سے ان کے حقوق متاثر ہو رہے ہیں، جسے کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔ بہار کے جمئی میں بھی جمعہ کی نماز کے بعد رضا نگر گوشیہ مسجد کے باہر سینکڑوں مظاہرین نے احتجاج کیا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور دیگر رہنماؤں کے خلاف نعرے بازی کی اور آئندہ انتخابات میں حکومت کو سبق سکھانے کی بات کہی۔ دوسری جانب، اتر پردیش میں پولیس ہائی الرٹ پر ہے۔ خاص طور پر لکھنؤ، سنبھل، بہرائچ، مراد آباد، مظفر نگر اور سہارنپور سمیت کئی حساس اضلاع میں سخت حفاظتی اقدامات کیے گئے ہیں۔ پولیس نے پرانے لکھنؤ کے حساس علاقوں میں اضافی نفری تعینات کی ہے اور ڈرون و سی سی ٹی وی کیمروں سے نگرانی کی جا رہی ہے۔ یوپی پولیس نے خبردار کیا ہے کہ کسی بھی قسم کی افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

نوجوان پیشہ وروں کو سیاست میں لانے کے لیے کانگریس نے 'ڈاکٹر منموہن سنگھ فیلوز پروگرام' کیا شروع

نئی دہلی: کانگریس نے نوجوان پیشہ وروں کو پارٹی سے جوڑنے کے لیے سابق وزیر اعظم آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کے نام سے فیلوشپ پروگرام شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 'ڈاکٹر منموہن سنگھ فیلوز پروگرام' کے تحت ہر سال ملک بھر کے ایسے 50 مڈ کیریئر پیشہ وروں کا سلیکشن کیا جائے گا، جو سیاست کے ذریعہ سماج میں اپنا تعاون پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلی جانکاری نئی دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقد ایک پریس کانفرنس کے دوران پارٹی کے میڈیا و ایڈورٹائزنگ ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا، جھارکھنڈ کانگریس انچارج کے۔ راجو اور پروفیشنلز کانگریس و ڈاٹا اینالیٹکس ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پروین چکرورتی نے دی۔ پروین نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ اس پروگرام کے تحت منتخب 50 پیشہ وروں کو پارٹی کے اندر اہم لیڈران تربیت دیں گے اور انھیں پارٹی سے متعلق کاموں میں شامل کیا جائے گا۔ یہ پروگرام شرکاء کو سیاست میں حقیقی ذمہ داری نبھانے کا موقع فراہم کرے گا۔ اس موقع پر پون کھیڑا نے کہا کہ ملک میں کئی ایسے لوگ ہیں جو پہلے پیشہ ور رہے، اور پھر سیاست میں آئے۔ ان میں ڈاکٹر منموہن سنگھ کا نام بہت اوپر آتا ہے۔ موتی لال نہرو سے لے کر مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل تک، آزادی کی تحریک میں سبھی بڑے نام پہلے پیشہ ور تھے۔ کانگریس نے ہمیشہ سے پیشہ وروں کو سیاست میں آگے آنے کا موقع دیا ہے۔ اسی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ فیلوشپ پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کے۔ راجو نے کہا کہ اس فیلوشپ پروگرام کی طویل مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ کانگریس پارٹی اس فیلوشپ کے ذریعہ خواہش مند پیشہ وروں کو سیاست میں آنے کا بہترین پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اس پروگرام کے بارے میں کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جانکاری دی ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کے سب سے باصلاحیت لوگ اپنی طاقت سیاست میں لائیں۔ 'ڈاکٹر منموہن سنگھ فیلوز پروگرام' مڈ کیریئر پیشہ وروں کے لیے ہماری اپیل ہے کہ عوامی زندگی میں قدم رکھیں، ایمانداری سے قیادت کریں اور ایک ترقی پذیر و مشمولہ ہندوستان کی تعمیر میں مدد کریں۔''

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
05 April. 2025

ایک چھاؤں تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

ازقلم: محمود علی لیکچرر

افسوس کے ساتھ کہ میرے استاد محترم زین الدین صاحب آج دنیا میں موجود نہیں ہے، یہ دنیا فانی ہے اور یہاں کسی کو دوام اور بقا نہیں ہے۔ دنیا میں جو بھی آیا ہے' اپنے وقت کو پورا کرنے اور ایک مقررہ مدت تک زمین پر قیام کرنے کے بعد اسے موت کی وادی میں اترنا پڑے گا۔ موت نہ تو انسان کی عمر کو دیکھتی ہے نہ ہی اس کی طرزِ زندگی' بلکہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے ہر ذی روح کو وقت معین پر آ لیتی ہے۔ بعض لوگ بڑی با مقصد اور سعادت والی زندگی گزارتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق کے لیے خیر اور بھلائی کے بہت سے سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ اللہ کی مخلوق کے کام آنے والے لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین اور دنیا میں صحیح طور پر توازن کو قائم رکھتے ہیں اور انسانوں کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں بھی کسی قسم کی غفلت کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ایسے مثالی لوگ جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو ان سے وابستہ ہر شخص دکھ اور کرب کو محسوس کرتا ہے۔ میرے استاد محترم عالی وقار عزت ماب جناب زین الدین صاحب بھی ایسی ہی خوبصورت اور دلکش شخصیت کے مالک تھے جنھوں نے ساری زندگی دین اور دنیا کے درمیان توازن کو برقرار رکھا اور اپنے چاہنے والے شاگردوں اور انکے زیر نگرانی اساتذہ اکرام کے دلوں میں اپنی یادوں کے خوبصورت نقوش چھوڑ کر تقریباً 91 برس کی عمر میں اس دنیائے فانی سے آج بروز جمعہ 4/اپریل وقت 1.30 بجے رحلت کر گئے۔ آپ زندگی کے آخری وقت تک بالکل چاق وچوبند اور صحت مند تھے۔ آپ کی مثالی صحت کو دیکھ کر ناواقف شخص آپ کی عمر کا تعین کرنے سے بھی قاصر رہتا تھا۔ بلاناغہ چہل قدمی اور ورزش کرنے کے ساتھ ساتھ آپ اپنے جملہ امور بھی ازخود انجام دینے میں مصروف رہا کرتے تھے۔ اس عمر میں بھی باجماعت نماز اور روزمرہ امور کے ساتھ ساتھ تنظیمی امور کی انجام دہی کے لیے بھی ہمہ وقت آمادہ وتیار رہا کرتے تھے۔ مرحوم کی مثالی صحت دیکھ کر ہر کوئی رشک کرتا تھا اور اس بات کو محسوس کر لیتا تھا کہ اس مثالی صحت کے پس منظر میں روحانی اور جسمانی اعتدال کارفرما ہے۔ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کو بجالانے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے اور نمازِ باجماعت کو دیگر تمام امور پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ کسی بھی تنظیمی، یا سماجی امور کے دوران جونہی نماز کا وقت آتا' تو تمام امور کو ترک کرکے فوراً سے پیشتر نماز کی طرف مائل ہوجایا کرتے۔ ایک ذمہ دار شخصیت نے ان کے انتقال کے بعد مجھے بتلایا کہ ہم کئی مرتبہ ان کو کہتے کہ نماز ہم نے بھی پڑھنی ہے، آپ کچھ انتظار کرلیں لیکن وہ اس انتظار گوارا نہ کرتے اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی صدا کے ساتھ ہی نماز کے لیے تیار ہوجایا کرتے تھے۔ آپ جب سفر پر بھی نکلتے تو پہلے اپنی نمازوں کے اوقات کا تعین کرتے کہ فلاں نماز کو کس مقام پر باجماعت ادا کیا جا سکتا ہے۔ مرحوم کو شہر ناندیڑ میں تعلیمی بیداری کے موجد کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا ادارہ مدینۃ العلوم میں 35 سال سے زائد صدر مدرس اور پرنسپل کے فرائض انجام دیے وہ ایک بہترین انگریزی کے استاد تھے وہ اورنگ آباد کے ایک تعلیمی اور مہذب خاندان سے تعلق رکھتے تھے اپنی ساری زندگی تعلیمی سرگرمیوں میں صرف کردی انکا ڈسپلین انضباط کی مثال آج تک شہر ناندیڑ کی تاریخ میں ملنا مشکل ہے، ڈسپلن کوئی سادہ چیز نہیں۔ ڈسپلن دراصل کائناتی اخلاق کا دوسرا نام ہے۔ وسیع خلا میں سیارے اور ستارے مسلسل طور پر حرکت کرتے ہیں، لیکن اُن میں کبھی ٹکراؤ نہیں ہوتا، جنگل میں مختلف قسم کے جانور رہتے ہیں، لیکن ہر ایک اپنی جبلّت (instinct) کی کامل طور پر پابندی کرتا ہے۔ یہی وہ پابند کردار ہے، خیر میں نے انکے زندگی کے کچھ پہلوں کو اجاگر کرنے کی کوشیش کی ان پر ایک ضخیم کتاب بھی لکھ دی جائے تو بھی کم ہے۔

ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

اللہ تعالی سے دعا ہے کے انکو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، اللہ اہل خانہ ورشتہ داروں کے دلوں کو مضبوط کرے، صبر وتحمل کی طاقت دے۔ عزم وہمت کی توفیق دے اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ افسوس کے ساتھ کہ میرے استاد محترم کا نعم البدل کوی دوسرا نہیں ہوسکتا۔

انڈیا میں 'خدا کے نام پر' وقف کی گئی لاکھوں ایکڑ اراضی کا قانون تبدیل

'آج مسلمان نشانے پر ہیں، کل کوئی اور ہوگا'

سید معیز امام (عہدہ بی بی سی، لکھنؤ)

انڈیا کی لوک سبھا کے بعد راجیہ سبھا سے بھی وقف ترمیمی بل منظور ہو گیا ہے۔ اس بل کا نام یونائیٹڈ وقف مینجمنٹ ایمپاورمنٹ، ایفیشنسی اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ 1995 ہے۔ نیا بل 1995 کے وقف ایکٹ میں ترمیم کے لیے لایا گیا ہے۔ نئے بل کی شق کے مطابق صرف وہی شخص زمین عطیہ کرسکتا ہے جو مسلسل پانچ سال تک مسلمان رہا ہو اور عطیہ کی جانے والی جائیداد اس کی اپنی ملکیت ہو۔ نئے بل میں سروے کرانے کا حق وقف کمشنر کے بجائے کلکٹر کو دیا گیا ہے۔ حکومت کے قبضے میں وقف املاک سے متعلق تنازعے میں کلکٹر کا فیصلہ موثر مانا جائے گا۔ اس بل کے مطابق وقف ٹریبونل کے فیصلے کو حتمی نہیں سمجھا جائے گا۔

حکومت کیا کہتی ہے؟

ان تمام دفعات پر مسلم تنظیموں اور اپوزیشن کے اعتراضات کے باوجود یہ ترمیمی بل لوک سبھا میں پاس ہو گیا ہے۔ اپوزیشن نے اس بل کو غیر آئینی قرار دیا ہے۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی نے سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر لکھا، 'یہ آئین پر حملہ ہے۔ آج مسلمان نشانے پر ہیں، کل کوئی اور برادری نشانہ بن سکتی ہے۔' تاہم کئی مسلم تنظیمیں اس نئے ترمیم شدہ قانون کو چیلنج کرنے کی حکمت عملی بنا رہی ہیں۔ وقف ترمیمی بل پر سپریم کورٹ کے وکیل فضل احمد ایوبی کا کہنا ہے کہ وقف اراضی حکومت کی نہیں بلکہ عطیہ کی گئی اراضی ہے جو لوگوں نے اپنی جائیداد سے دی کی تھی لیکن حکومت ایسا کر رہی ہے جیسے وقف نے سرکاری زمین پر قبضہ کرلیا ہو۔ لوک سبھا میں اس بل پر بحث کے دوران وزیر داخلہ امیت شاہ نے اپوزیشن پر الزام لگایا تھا اور کہا تھا کہ 'مجھے لگتا ہے کہ سیاسی وجوہات کی بنا پر ارکان کے ذہنوں میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں اور انھیں پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔'' کچھ لوگ یہ افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ یہ ایکٹ مسلم کمیونٹی کے مذہبی حقوق اور املاک میں مداخلت کرے گا۔ یہ مکمل طور پر غلط ہے اور اقلیتوں کو خوفزدہ کرنے کی محض ایک سازش ہے تاکہ انھیں ووٹ بینک کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔'

وقف کیا ہے اور اس بارے میں نیا قانون کیا کہتا ہے؟

انڈیا میں عبادتگاہوں، خانقاہوں اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے زمینیں اور املاک وقف کرنے کی روایت مسلم حکمرانوں کے دور سے ہی چلی آ رہی ہے۔ بادشاہوں کے دور میں نہ صرف حکمراں بلکہ صاحب حیثیت اور مخیر لوگ مسجدوں، خانقاہوں، امام بارگاہوں اور دیگر امور کے مصارف اور دیکھ بھال کے لیے اپنی جائیدادوں کا کچھ حصہ وقف کیا کرتے تھے۔ نوابوں کے عہد میں یہ سلسلہ اور بھی بڑھ گیا تھا۔ مسلمان اپنی جائیدیدیں اور املاک خدا کی راہ میں وقف کرنے کو ایک انتہائی نیک اور ثواب کا عمل سمجھتے تھے۔ بیشتر قبرستان کی زمینیں، درگاہیں، خانقاہیں، امام بارگاہیں، مساجد اور مدرسے مسلمانوں کی وقف کی گئی زمینوں پر تعمیر کیے گئے ہیں۔ مسلمان صرف مکان ہی نہیں اپنی زرعی زمینیں اور باغات وغیرہ بھی وقف کیا کرتے تھے۔ آزادی کے بعد بھی انڈیا میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ مسلمان انفرادی طور پر اپنی املاک اور جائیداد کا کچھ حصہ مذہبی امور کے لیے وقف کرتے آئے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کے لیے وقف کا قانون بنایا گیا تھا جس کے تحت مختلف ریاستوں میں وقف بورڈ تشکیل دیے گئے تھے۔ ان میں حکومت کے نامزد ارکان کے علاوہ سرکردہ مسلم شخصیات، دانشور، مذہبی رہنما اور علما وغیرہ کو شامل کیا جاتا تھا۔ بورڈ کے کم وبیش سبھی ارکان مسلم ہی ہوتے تھے۔ وقف ایکٹ میں دو طرح کی جائیداد کا ذکر ہے۔ پہلا وقف اللہ کے نام پر ہے، یعنی ایسی جائیداد جو اللہ کے لیے وقف کی گئی ہو اور جس پر میراث کا کوئی حق باقی نہ ہو۔ وقف کی دوسری قسم میں ایسی وقف جائیداد ہے جس کی دیکھ بھال ورثا کریں گے۔ اس دوسری قسم کے وقف سے متعلق نئے بل میں انتظام کیا گیا ہے۔ اس سے خواتین کا وراثت کا حق نہیں چھیننا چاہیے۔ ایک بار جب ایسی عطیہ کی گئی جائیداد وقف کے کھاتے میں آجائے تو ضلع کلکٹر اسے بیوہ خواتین یا ایسے بچوں کی بہبود کے لیے استعمال کر سکے گا جن کے والدین نہیں۔ وقف کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہے جو کسی بھی شخص کی طرف سے اللہ کے نام پر یا مذہبی یا خیراتی مقاصد کے لیے عطیہ کی جاتی ہے۔ یہ جائیداد فلاح و بہبود کے لیے معاشرے کی ملکیت بن جاتی ہے اور اللہ کے سوا کوئی اس کا مالک نہیں ہے اور نہ ہی ہوسکتا ہے۔ وقف ویلفیئر فورم کے چیئرمین جاوید احمد کا کہنا ہے کہ 'وقف عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے قیام کرنا۔ جب کوئی جائیداد اللہ کے نام پر وقف کی جاتی ہے تو وہ ہمیشہ کے لیے اللہ کے نام ہو جاتی ہے۔ پھر اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔' انڈیا کی سپریم کورٹ نے جنوری 1998 میں دیے گئے اپنے ایک فیصلے میں یہ بھی کہا تھا کہ 'ایک بار جب کوئی جائیداد وقف ہو جائے تو وہ ہمیشہ کے لیے وقف رہتی ہے۔' وقف املاک کی خرید وفروخت نہیں کی جاسکتی ہے اور نہ ہی انھیں کسی کو منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس بل کے حق میں بات کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا مفتی شہاب الدین رضوی بریلوی نے کہا، 'اس ترمیم کے ذریعے، مرکزی حکومت وقف بورڈ کی جائیداد کے معاملے میں من مانی کو روک دے گی۔ اس سے لینڈ مافیا کے ساتھ مل کر وقف املاک کو بیچنے یا لیز پر دینے کے کاروبار پر روک لگ جائے گی۔' تاہم بدھ کو لوک سبھا میں اس بل پر بحث کے دوران حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی۔ کانگریس، ایس پی، ٹی ایم سی سمیت ہندوستانی اتحاد کی جماعتوں نے اس بل کی مخالفت کی۔ جبکہ بی جے پی کی حلیف جے ڈی یو اور ٹی ڈی پی نے اس بل کی حمایت کی۔ لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل پیش کرتے ہوئے کرن رجیجو نے کہا تھا کہ حکومت مساجد کے انتظام یا مذہبی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کرے گی۔

وقف کے پاس کتنی زمین ہے؟

سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، وقف کے پاس تقریباً 9.4 لاکھ ایکڑ اراضی ہے۔ اگر ہم اس کا موازنہ وزارت دفاع اور ریلوے سے کریں تو یہ وقف اراضی کے معاملے میں انڈیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔ وزارت دفاع کے پاس 17.95 لاکھ ایکڑ اراضی ہے جبکہ ریلوے کے پاس تقریباً 12 لاکھ ایکڑ اراضی ہے۔ اتنی زمین کا رقبہ کچھ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے زیادہ ہے اور کل رقبہ 9.14 لاکھ ایکڑ (3702 مربع کلومیٹر) ہے۔ دارالحکومت دہلی کا کل رقبہ 3.66 لاکھ ایکڑ (1484 مربع کلومیٹر) ہے۔ دادرا نگر حویلی کا مرکزی علاقہ 1.21 لاکھ ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے، جبکہ چندی گڑھ کا رقبہ تقریباً 28000 ایکڑ ہے۔ شیعہ مذہبی رہنما کلبِ جواد کے مطابق وقف جائیداد کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ اس کا اطلاق کہیں اور کیوں نہیں ہوتا۔ وہ کہتے ہیں' ، کئی مندروں میں سونے کے ذخائر ہیں، اگر یہ سونا ریزرو بینک میں چلا جائے تو ڈالر کی قیمت روپے کے برابر ہو جائے گی۔ کیا حکومت ایسا کام کرسکتی ہے؟'

کس ریاست میں کتنی وقف جائیدادیں ہیں؟

وامسی پورٹل کے مطابق وقف کی 8,72,324 غیر منقولہ جائیدادوں کی نشاندہی کی گئی اور 16,713 منقولہ جائیدادوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان میں سے 97 فیصد جائیدادیں صرف 15 ریاستوں میں ہیں۔ وامسی پورٹل کے مطابق، 58,890 پر تجاوزات ہیں، جبکہ 4,36,179 کے بارے میں سائٹ پر کوئی معلومات دستیاب نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 13,000 جائیدادوں پر قانونی چارہ جوئی جاری ہے۔ اس پورٹل کے مطابق کل وقف املاک میں سے صرف 39 فیصد بغیر کسی تنازع کے ہیں۔ دہلی میں، تقریباً 123 وقف املاک کو مرکزی حکومت نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا، جنھیں یو پی اے حکومت نے وقف کو واپس کر دیا تھا۔ اس حوالے سے تنازع جاری ہے۔ نو فروری 2022 کے اقلیتی امور کی وزارت کے اعداد وشمار کے مطابق اتر پردیش میں تقریباً 2,15,000 وقف جائیدادیں تھیں، جب کہ مغربی بنگال میں تقریباً 80,480 وقف جائیدادیں، آندھرا پردیش میں 10,708، گجرات میں 30,881 جائیدادیں ہیں۔ بہار میں اس کی تقریباً 8,600 جائیدادیں ہیں۔ تاہم 2025 میں ان اعداد وشمار میں اضافہ ہوا ہے۔ اب صرف اتر پردیش میں 2,32,000 وقف جائیدادیں ہیں۔ موجودہ اعداد وشمار کے مطابق، سب سے زیادہ وقف جائیداد قبرستانوں کے نام پر رجسٹرڈ ہے، جو تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے۔ مساجد کے 1.19 لاکھ نام ہیں۔ امام بارگاہ کے نام پر 17 ہزار اور مدارس کے نام پر 14 ہزار جائیدادیں ہیں۔ قریباً 34 ہزار مقبرے اور درگاہیں ہیں۔ تقریباً 1 لاکھ 13 ہزار جائیدادیں اور کاروباری اہمیت کے 92 ہزار مکانات ہیں۔ جبکہ تقریباً 1 لاکھ 40,000 جائیدادیں زرعی اراضی ہیں۔ وقف اراضی کے معاملے پر وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا تھا کہ ' 1913 سے 2013 تک، وقف بورڈ کی کل زمین 18 لاکھ ایکڑ تھی، جس میں 2013 سے 2025 کے درمیان 21 لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا ہے۔' اس 39 لاکھ ایکڑ اراضی میں سے 21 لاکھ ایکڑ زمین 2013 کے بعد کی ہے۔ لیز پر دی گئی جائیدادیں 20 ہزار تھیں لیکن ریکارڈ کے مطابق 2025 میں یہ جائیدادیں صفر ہو گئیں۔ یہ جائیدادیں فروخت ہو گئیں۔'

کیا ٹرمپ کے نئے عالمی ٹیکس 'ٹیرف کنگ' انڈیا کے لیے نیا موقع ثابت ہو سکتے ہیں؟

سوتک بسواس

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بڑے پیمانے پر ٹیرف (ٹیکس) کے اعلان نے عالمی تجارت کو ہلا کر رکھ دیا ہے لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ رکاوٹ اکثر مواقع پیدا کرتی ہے۔ صدر ٹرمپ کے اعلان کے بعد نو اپریل سے انڈین اشیا کو 27 فیصد تک کے ٹیرف کا سامنا کرنا پڑے گا (ٹرمپ کے ٹیرف چارٹ میں انڈیا کی شرح 26 فیصد درج ہے لیکن سرکاری حکمنامے کے مطابق یہ 27 فیصد ہے۔ یہ فرق دیگر ممالک کے لیے بھی دیکھا جاتا ہے)۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق ٹیرف میں اضافے سے پہلے انڈیا کے 17 فیصد کے مقابلے میں تجارتی شراکت داروں پر امریکی شرح اوسطاً 3.3 فیصد تھی جو عالمی سطح پر سب سے کم تھی۔ دہلی کے تھنک ٹینک گلوبل ٹریڈ ریسرچ انیشیٹو (جی ٹی آر آئی) کے مطابق امریکہ کی جانب سے چین (54 فیصد)، ویتنام (46 فیصد)، تھائی لینڈ (36 فیصد) اور بنگلہ دیش (37 فیصد) پر انڈیا سے بھی زیادہ شرح سے محصولات (ٹیرف) عائد کرنے کا نتیجہ اس کے لیے ٹیکسٹائل، الیکٹرانکس اور مشینری کے میدان میں نیا موقع بھی ہے۔ چینی اور بنگلہ دیشی برآمدات پر زیادہ محصولات انڈین ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کے لیے امریکی مارکیٹ میں مزید جگہ بنانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اگرچہ تائیوان سیمی کنڈکٹرز کی مارکیٹ میں سب سے آگے ہے تاہم اگر انڈیا انفراسٹرکچر اور پالیسی سپورٹ کو بہتر بنائے تو پیکیجنگ، ٹیسٹنگ اور لوئر اینڈ چپ مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں جگہ بنا سکتا ہے۔ تائیوان پر لگنے والے 32 فیصد ٹیکس کے نتیجے میں اگر سپلائی چین میں معمولی تبدیلی بھی آتی ہے تو یہ انڈیا کے حق میں کام کر سکتی ہے۔ وہ مشینری ہو آٹو موبائل یا کھلونے، ٹیرف کے نفاذ کے بعد یہ شعبے چین اور تھائی لینڈ سے نقل مکانی کے لیے تیار ہیں۔ جی ٹی آر آئی کے ایک نوٹ کے مطابق انڈیا سرمایہ کاری کو راغب کر کے، پیداوار کو بڑھا کر اور امریکہ کو برآمدات کو بڑھا کر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

لیکن کیا انڈیا اس لمحے سے فائدہ اٹھا سکے گا؟

زیادہ ٹیرف نے عالمی 'ویلیو چین' پر انحصار کرنے والی کمپنیوں کی لاگت میں اضافہ کر دیا ہے، جس سے بین الاقوامی منڈیوں میں انڈیا کی مسابقت کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ بڑھتی ہوئی برآمدات کے باوجود جو کہ بنیادی طور پر خدمات کی شکل میں ہیں، انڈیا قابلِ ذکر تجارتی خسارے کا شکار ہے۔ عالمی برآمدات میں انڈیا کا حصہ محض ڈیڑھ فیصد ہے۔ ٹرمپ نے بار بار انڈیا کو 'ٹیرف کنگ' اور تجارتی تعلقات کا 'غلط استعمال کرنے والا' ملک قرار دیا اور ان نئے محصولات کے بعد خدشہ ہے کہ انڈیا کی برآمدات کم مسابقتی ہو جائیں گی۔ جی ٹی آر آئی کے سربراہ اجے شریواستو کا کہنا ہے کہ 'مجموعی طور پر امریکہ کا تحفظ پسند ٹیرف نظام انڈیا کے لیے ایک مہمیز کے طور پر کام کر سکتا ہے۔' تاہم ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ 'اس موقع سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لیے، انڈیا کو آسانی سے کاروبار کرنے کے مواقع کو بڑھانا چاہیے، لاجسٹکس اور بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے اور پالیسی کو مستحکم رکھنا چاہیے۔ اگر یہ شرائط پوری ہو جاتی ہیں، تو انڈیا آنے والے برسوں میں ایک اہم عالمی پیداواری اور برآمدی مرکز بننے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے۔' لیکن یہ کہنا کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ دہلی میں قائم تھنک ٹینک کونسل فار سوشل ڈیولپمنٹ کے تجارتی ماہر بسواجیت دھر سمجھتے ہیں کہ ملائیشیا اور انڈونیشیا جیسے ممالک ممکنہ طور پر انڈیا سے بہتر پوزیشن میں ہیں۔ 'اب جبکہ بنگلہ دیش کو زیادہ ٹیرف کا سامنا ہے، ہم اب سلے ہوئے کپڑوں کے شعبے میں کچھ جگہ دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس شعبے کو ایک ڈھلتا ہوا شعبہ سمجھا ہے اور اس میں سرمایہ کاری کرنے میں ناکام رہے ہیں۔' انھوں نے سوال اٹھایا کہ 'صلاحیت بڑھائے بغیر، ہم ٹیرف میں آنے والی ان تبدیلیوں سے صحیح معنوں میں کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟' فروری کے بعد سے انڈیا نے ٹرمپ کی حمایت حاصل کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اس نے امریکی توانائی کی درآمدات کے حوالے سے 25 ارب ڈالر کا وعدہ کیا، واشنگٹن کو ایک اہم دفاعی سپلائر کے طور پر پیش کیا اور ایف 35 لڑاکا طیاروں کے سودوں کی بات کی گئی۔ تجارتی تناؤ کو کم کرنے کے لیے انڈیا نے چھ فیصد ڈیجیٹل اشتہاری ٹیکس ختم کر دیا، بوربن وہسکی کے ٹیرف کو 150 فیصد سے کم کر کے 100 فیصد کر دیا اور لگژری کاروں اور سولر سیلز پر ڈیوٹی کم کر دی۔ دریں اثنا، ایلون مسک کا سٹارلنک حتمی منظوری کے قریب ہے اور دونوں ممالک نے انڈیا کے ساتھ امریکہ کے 45 ارب ڈالر کے تجارتی خسارے کو کم کرنے کے لیے وسیع تجارتی مذاکرات کا آغاز کیا۔ اس کے باوجود انڈیا محصول کی جنگ سے نہیں بچ سکا۔ انڈین انسٹیٹیوٹ آف فارن ٹریڈ میں سینٹر فار ڈبلیو ٹی او سٹڈیز کے سابق سربراہ ابھیجیت داس کہتے ہیں 'انڈیا کو فکر مند ہونا چاہیے۔ امید تھی کہ جاری تجارتی مذاکرات اسے باہمی محصولات سے بچائیں گے مگر اس ٹیرف کا سامنا کرنا سنگین دھچکا ہے۔' ایک امید کی کرن دواسازی کو باہمی ٹیرف سے استثنیٰ حاصل ہونا ہے، جو انڈیا کے عام ادویات بنانے والوں کے لیے ایک بہتر چیز ہے۔ انڈیا امریکہ میں تمام عام دوائیوں کا تقریباً نصف فراہم کرتا ہے۔ تاہم الیکٹرانکس، انجینیئرنگ کے سامان، آٹو موبائل پارٹس، صنعتی مشینیں اور سمندری مصنوعات جیسے اہم شعبوں کی برآمدات متاثر ہو سکتی ہیں۔ مقامی مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے کے لیے انڈیا کی فلیگ شپ 'پیداوار سے منسلک مراعات' کے منصوبوں کے ذریعے ہونے والی بھاری سرمایہ کاری کے پیش نظر یہ الیکٹرانکس کے شعبے کے لیے خاص طور پر پریشان کن ہوگا۔ تجارتی ماہر بسواجیت دھر کہتے ہیں کہ 'میں اپنے برآمد کنندگان کی صلاحیت کے بارے میں پریشان ہوں جن میں بہت سے چھوٹے پیداواری یونٹ ہیں جو 27 فیصد ٹیرف کو جذب کرنے کے سلسلے میں جدوجہد کریں گے اور یہ انھیں غیر مسابقتی بنا دے گا۔ زیادہ لاجسٹک اخراجات، بڑھتے ہوئے کاروباری اخراجات اور بگڑتا ہوا تجارتی ڈھانچہ صرف چیلنج میں اضافہ کرتا ہے۔ ہم ایک بڑے نقصان سے شروعات کر رہے ہیں۔' بہت سے لوگ ان محصولات کو انڈیا کے ساتھ تجارتی مذاکرات میں ٹرمپ کی سودے بازی کے طور پر دیکھتے ہیں۔ امریکی تجارتی نمائندے کی تازہ ترین رپورٹ انڈیا کی تجارتی پالیسیوں سے واشنگٹن کی مایوسی کو واضح کرتی ہے۔ پیر کو جاری کی گئی رپورٹ میں ڈیری، سور کے گوشت اور مچھلی پر انڈیا کے سخت درآمدی قوانین کے بارے میں بات کی گئی۔ یہ جینیاتی طور پر تبدیل شدہ مصنوعات اور سٹنٹس اور امپلانٹس پر قیمت کی حد کے لیے انڈیا میں منظوری کے سست عمل پر بھی تنقید کرتا ہے۔ دانشورانہ املاک کے خدشات نے بھی انڈیا کو 'ترجیحی واچ لسٹ' میں ڈال دیا، جس کے لیے رپورٹ کمزور پیٹنٹ تحفظات اور تجارتی خفیہ قوانین کی کمی کا حوالہ دیتی ہے۔ رپورٹ میں ڈیٹا لوکلائزیشن مینڈیٹ اور محدود سیٹلائٹ پالیسیوں کے بارے میں بھی خدشات ظاہر کیے گئے ہیں، جس سے تجارتی تعلقات مزید کشیدہ ہو رہے ہیں۔ واشنگٹن کو خدشہ ہے کہ انڈیا کا ریگولیٹری نقطہ نظر چین کے نظام کی عکاسی کر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق اگر یہ رکاوٹیں ہٹا دی جائیں تو امریکی برآمدات میں سالانہ کم از کم پانچ ارب 30 کروڑ ڈالر کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ بسواجیت دھر کہتے ہیں کہ 'اس سے بدتر وقت نہیں ہو سکتا اور تجارتی مذاکرات کے درمیان ہونا ہمارے نقصان کو مزید بڑھاتا ہے۔ یہ صرف مارکیٹ تک رسائی کے بارے میں نہیں۔ یہ پورا پیکیج ہے۔' ان کا کہنا ہے کہ 'ویتنام یا چین پر برتری حاصل کرنا راتوں رات نہیں ہو سکتا کیونکہ مواقع پیدا کرنے اور مسابقتی طاقت بننے میں وقت لگتا ہے۔'

رمضانی نمازی حسبِ معمول مساجد سے پھر دور

ازقلم: محمد مدثر حسین اشرفی ابن مولانا لعل محمد اشرفی علیہ الرحمہ، امام وخطیب رضائے مصطفی مسجد گیورائی، بیڑ، مہاراشٹر

ہر ذی شعور مسلمان نماز کی اہمیت وفضیلت سے بخوبی واقف ہیں- نماز وہ اہم عبادت ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے شب معراج اپنے حبیب رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قرب خاص میں بلاکر دیدار سے مشرف فرمایا، اور پانچ وقت کی نمازوں کا تحفہ عنایت فرمایا- قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اسے قائم کرنے کی تاکید کی گئی ہے- اور حدیث پاک میں اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک ارشاد فرمایا، اسے دین کا ستون قرار دیا، نیز فرمایا کہ نماز مومنوں کی معراج ہے- ماہ رمضان شریف کا آغاز ہوتے ہی مساجد میں نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، اور تقریباً پورے ماہ یہ رمضانی نمازی نماز کے پابند رہے- مگر جوں ہی عیدالفطر کی نماز ہوئی، یہ لوگ اپنی پرانی روش کو برقرار رکھتے ہوئے مساجد سے غائب ہوگئے، اور اب لگتا ہے ان کے چہروں کے دیدار کے لیے یوم جمعہ کا انتظار کرنا پڑے گا- یاد رکھیے مسلمانو! غیر رمضان شریف میں روزہ فرض نہیں مگر نماز تو بہر حال فرض ہے- لہٰذا نماز کی پابندی کیجیے اسی میں دونوں جہان کی فلاح وکامرانی ہے- نماز ضائع کرنے کی وعیدیں: اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: (پ 16 سورہ المریم) ترجمہ: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے - (کنزالایمان) نماز ضائع کرنے کی صورتیں اور 3 وعیدیں: اس آیت میں نمازیں ضائع کرنے کو سب سے پہلے اور دیگر گناہوں کو بعد میں ذکر کیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ نمازیں ضائع کرنا گناہوں کی جڑ ہے- نمازیں ضائع کرنے کی کئی صورتیں ہیں، جیسے نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا، ہمیشہ نہ پڑھنا، ریاکاری سے پڑھنا اور نیت کے بغیر نماز شروع کردینا وغیرہ- احادیث میں نماز ضائع کرنے کی بہت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، ان میں سے 3 وعیدیں درج ذیل ہیں-

(1) حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل ومال جاتے رہے-

(2) حضرت امّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قصداً نماز ترک نہ کرو کیونکہ جو قصداً نماز ترک کردیتا ہے، اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے بری الذّمہ ہیں-

(3) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عنقریب میری امت سے کتاب والے اور دودھ والے ہلاک ہوں گے- میں نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کتاب والوں سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا" یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی کتاب کو اس لیے سیکھیں گے تاکہ اس کے ذریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں- میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، دودھ والوں سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا" یہ وہ لوگ ہیں جو خواہشات کی پیروی کریں گے اور اپنی نمازیں ضائع کریں گے - (عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جا ملیں گے) آیت کے اس حصے میں نمازیں ضائع کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے مقابلے میں اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے والوں کا انجام بیان کیا گیا کہ وہ عنقریب جہنم کی خوفناک وادی غی میں ڈال دیے جائیں گے-

جہنم کی وادی "غی کا تعارف: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں - یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مُصر ہوں، جو شراب کے عادی ہوں، جو سود خور اور سود کے عادی ہوں، جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں - صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام "ھَبھَب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کنویں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب بجھنے پر آئے گی ہم انھیں اور بھڑک زیادہ کریں گے- یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے"- (صراط الجنان) نماز فرض عین ہے اسے ترک کرنے والے عذاب شدید کے مستحق ہوں گے- مگر افسوس کہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اس اہم فرض کی ادائیگی میں تساہلی کا شکار ہے- جب کہ نماز کی ادائیگی میں بے شمار انعامات ونوازشات کی بشارت ہے، اور عدم ادائیگی میں سخت عذاب کی وعید بھی ہے- اور میدان قیامت میں سب سے پہلے نماز کے تعلق سے پوچھا جائے گا-

ایران میں افغان شہریوں کی پھانسیوں میں اضافہ تشویش کا باعث

کابل رتہران - 4 راپریل - ایم این این - حالیہ برسوں میں ایران میں افغان شہریوں کو پھانسی دینے میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس سے انسانی حقوق کے لیے سنگین خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ 2025 کی پہلی سہ ماہی میں، رپورٹس بتاتی ہیں کہ تقریباً 21 افغان شہریوں کو ایران کی مختلف جیلوں میں پھانسی دی گئی، جن میں شیزل حصار کاراج، شیراز، بندرعباس، زاہدان، گورگان، اصفہان اور بروجرد شامل ہیں۔ اکثریت کو منشیات کے جرائم سے متعلق الزامات پر پھانسی کا سامنا کرنا پڑا۔ میں یہ اضافہ ایک پریشان کن رجحان کی پیروی کرتا ہے۔ ایران کے انسانی حقوق کی تنظیم کے مطابق، 2022 میں، 16 افغان شہریوں کو پھانسی دی گئی، جو 2023 میں 25 اور 2024 میں کم ازکم 80 ہوگئی۔ افغان شہری اب ایرانی جیلوں میں غیر ایرانی پھانسیوں کے سب سے بڑے گروہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پھانسیوں میں اضافہ اگست 2021 میں افغانستان میں طالبان کی اقتدار میں واپسی کے ساتھ موافق ہے، جو سیاسی تبدیلی اور ایران میں افغانوں کی پھانسیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے درمیان ممکنہ تعلق کی نشاندہی کرتا ہے۔ میں ان پیش رفت کے جواب میں، طالبان کی سپریم کورٹ کے انتظامی نائب عبدالمالک حقانی نے ایران کا دورہ کیا اور ایرانی حکام پر زور دیا کہ وہ سزائے موت پر متبادل سزاؤں کی وکالت کرتے ہوئے افغان قیدیوں کے ساتھ نرمی کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ ایران افغان سزائے موت کے قیدیوں کی فہرست شیئر کرے۔ میں عالمی برادری نے ان پھانسیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ نے بین الاقوامی قانون کے تحت تارکین وطن کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ایران۔ افغانستان سرحد پر افغان ہلاکتوں کی رپورٹس کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

ممتاز ادیب معروف ماہرِ تعلیم ڈاکٹر شہاب افسر خاں کو Lokmat Global Excellence سے ہانگ کانگ میں منعقد ایک شاندار تقریب میں ایوارڈ سے نوازا گیا اور کتاب ''ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے'' کو مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ دینے کا اعلان

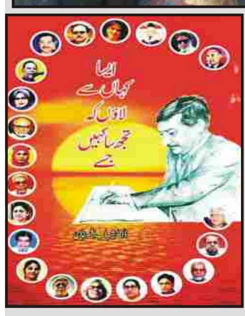

ڈاکٹر افسر خاں کو تعلیم کے میدان مین بے مثال خدمات کے عوض ''لوکمت سمٹ اینڈ ایوارڈ 2025'' فنکشن میں یہ ایوارڈ معروف فلم اداکار سونو سود کے ہاتھوں پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر افسر خاں Winchester انٹرنیشنل اسکول اورنگ آباد کے ڈائریکٹر و پرنسپل ہیں۔ افسر خاں نے درس وتدریس کے اپنے 50 سالہ سفر میں ملک اور بیرون ملک کئی معیاری تعلیمی اداروں میں خدمات انجام دیں ہیں۔ متحدہ عرب امارات اور عمان کے علاوہ آپ نے انٹرنیشنل انڈین اسکول ریاض میں بحیثیت پرنسپل ۲۱ سال خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر افسر خاں (PhD, MEd, MA,BSc) خود ایک معروف ادیب ہونے کے علاوہ اردو کی ترقی وترویج میں آپ کی گراں قدر خدمات ہیں۔ اورنگ آباد کے انگلش میڈیم اسکولز میں اردو کو بحیثیت ایک مضمون شامل کروانے میں آپ کی کاوش قابل صد ستائش ہے۔ آپ اردو کی سرگرمیوں، محافل کے انعقاد کی سرپرستی کرتے ہیں۔ آپ اپنی نوعیت کے منفرد رسالے ''افسانہ نما'' کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ شہاب افسر خاں طالب علمی کے زمانے سے افسانے لکھتے رہے ہیں۔ آپ کے افسانوں کا مجموعہ ''میرے افسانے'' کے عنوان سے شائع ہوکر مقبولیت حاصل کرچکا ہے۔ دوسرا مجموعہ زیر طباعت ہے۔ اسی طرح جناب انور ہادی جنیدی، صدر نشین امیر النسا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن، کڑپہ نے صحافتی اعلامیہ جاری کرتے ہوئے بتایا کی ہر سال کی طرح اس سال بھی فاونڈیشن نے سال گزشتہ (جنوری تا دسمبر ۲۰۲۴ء) کے دوران شائع شدہ مطبوعات پر مختلف زمروں میں ایوارڈ کے لیے مصنفین/شعراء/مرتبین سے کتابیں داخل کرنے کی گزارش کی تھی۔ موصولہ تمام کتابوں کے جائزے کے بعد انعامی کمیٹی کے ذمہ داران نے ۱۷ کتابوں کو ایوارڈ برائے سال ۲۰۲۴ء کے لیے منتخب کیا ہے۔ ان ۱۷ کتابوں کو مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ، علامہ اقبال ایوارڈ اور جوگندر پال ایوارڈس کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ شہر اورنگ آباد خجستہ بنیاد کے ممتاز ادیب ڈاکٹر شہاب افسر خان کی کتاب ''ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے'' کو مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ برائے مضامین/خاکے'' کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈس کڑپہ میں ایک شاندار تقریب کے دوران دیے جائیں گے جس کی تاریخ کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔

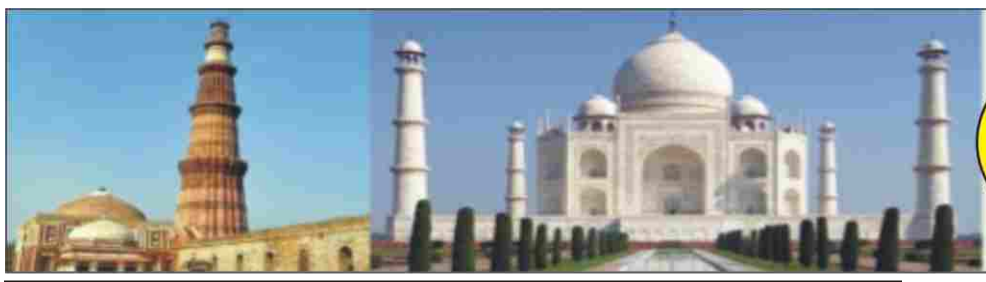

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی۔ نئے تعلیمی سال کے لیے داخلوں کا جلد آغاز

حیدرآباد: 4/اپریل: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے تعلیمی سال 2025-26 کے لیے بہت جلد داخلوں کا اعلامیہ جاری ہونے والا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی 1998ء میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعہ قائم کی گئی تھی۔ گذشتہ 27 برسوں کے دوران ملک کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے معنون یہ یونیورسٹی لاکھوں طلبہ کو زیور سے تعلیم سے آراستہ کر کے انہیں اپنی مدد آپ کرنے کے قابل بنا چکی ہے۔ پورے ملک میں جملہ 56 سنٹرل یونیورسٹیز کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی واحد ایسی یونیورسٹی ہے جس کا ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ اس یونیورسٹی کے تحت تین ماڈل اسکول (حیدرآباد، دربھنگہ اور نوح) میں کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کالج آف ٹیچر ایجوکیشن (حیدرآباد کے علاوہ دربھنگہ، بھوپال، سری نگر، اورنگ آباد، بیدر، سنبھل، آسنسول، نوح، وارانسی) ان شہروں میں کام کر رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن کے حوالے سے اس بات کا بھی اعزاز حاصل ہے کہ پورے ملک میں سب سے زیادہ اساتذہ مانو کے ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے تحت ہی کام کر رہے ہیں۔ اس ڈپارٹمنٹ میں ڈی ایل ایڈ، بی ایڈ، انٹیگریٹیڈ بی ایڈ کے علاوہ ایم ایڈ اور پی ایچ ڈی کے کورسز چلائے جا رہے ہیں۔ ایک ایسے پس منظر میں جب حصول تعلیم کے بعد روزگار ایک چیلنج بن گیا ہے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے ایسے سینکڑوں فارغین ہیں جو اپنا کورس مکمل کر کے سرکاری اسکولوں میں ملازمت کر رہے ہیں۔ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں چلائے جانے والے کورسز کے ڈیمانڈ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں دستیاب نشستوں سے کئی گنا زائد طلبہ داخلے کے لیے درخواستیں دیتے ہیں۔ جن میں سے نمایاں رینک حاصل کرنے والوں کو ہی داخلہ ملتا ہے۔ اسی شعبہ کی ایم ایڈ فورتھ سمسٹر کی طالبہ انعم ظفر نے فروری 2025ء میں جاری کردہ یو جی سی نیٹ (جونیئر ریسرچ فیلو) کے امتحان میں پہلا رینک حاصل کرتے ہوئے ملک بھر میں اپنا نام روشن کیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس نے ملک بھر میں اردو میڈیم کے طلبہ کو سب سے زیادہ روزگار سے جوڑنے میں کامیابی حاصل کی۔ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے علاوہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جملہ 19 دیگر ڈپارٹمنٹس بھی 8 الگ الگ اسکولس کے تحت کام کر رہے ہیں۔ جن میں 115 سے زیادہ مختلف پروفیشنل، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ پروگرام سے لے کر پی ایچ ڈی تک کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ایکٹ 1996 کے تحت یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ عربی، ہندی، انگریزی اور فارسی زبانوں کے علاوہ تمام مضامین کے سوالیہ پرچے اردو میں فراہم کیے جاتے ہیں اور طلبہ کو جوابات بھی اردو ہی میں لکھنا ہوتا ہے۔ یونیورسٹی میں داخلے کے لیے طالب علم کو اردو زبان پڑھا ہونا ضروری ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں داخلے دو زمروں میں دیئے جاتے ہیں۔ پہلے زمرہ میں انٹرنس کی بنیاد پر اور دوسرے زمرے میں میرٹ کی بنیاد پر۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں سال 2014ء میں اسکول آف ٹیکنالوجی کا آغاز کیا گیا۔ اس اسکول میں فی الحال ایک شعبہ کمپیوٹر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی کا کام کر رہا ہے۔ اس اسکول کے تحت حیدرآباد، بنگلورو، دربھنگہ کڑپہ اور کٹک میں جملہ 5 پالی ٹیکنیک چلائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حیدرآباد، بنگلورو اور دربھنگہ میں تین آئی ٹی آئیز بھی کام کر رہے ہیں۔ اسکول آف ٹیکنالوجی کے تحت ہی سمانا کالج آف ڈیزائن اسٹڈیز کے تعاون سے حیدرآباد اور لکھنو کیمپس میں فیشن ٹیکنالوجی اور ڈیزائننگ کے سرٹیفکیٹ، ڈپلوما اور انڈر گریجویٹ پروگرام بھی گذشتہ تعلیمی سال سے شروع کیے گئے ہیں۔ مانو میں کمپیوٹر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی کا شعبہ 2016ء میں قائم کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد کمپیوٹر سائنس اور آئی ٹی میں معیاری تعلیم کی فراہمی اور تحقیق کے میدان میں بہتری کو حاصل کرنا تھا۔ مانو کے کمپیوٹر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی کے ڈپارٹمنٹ میں فی الحال بی ٹیک کمپیوٹر سائنس، ایم ٹیک کمپیوٹر سائنس اور ایم سی اے کا دو سالہ پروگرام کامیابی کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ کمپیوٹر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبہ میں گذشتہ تعلیمی سال سے ایم ٹیک کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ (مصنوعی ذہانت اور مشین لرننگ) بھی جزوقتی پروگرام شروع کیا گیا۔ اس کے علاوہ اس ڈپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی ان کمپیوٹر سائنس کی تحقیق بھی کروائی جاتی ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اپنے دستور کے مطابق پیشہ ورانہ اور تکنیکی کورسوں کو فروغ دینے کے لیے پالی ٹیکنیک کا آغاز کیا۔ خاص طور پر سچر کمیٹی کی سفارشات کے مدنظر حکومت ہند کے تعاون سے ابتداء میں تین پالی ٹیکنیک کالج قائم کیے گئے۔ یو جی سی نے 2018ء میں مزید دو پالی ٹیکنیک قائم کرنے کی منظوری دے دی۔ پالی ٹیکنیک کے تمام کورسز 3 سال کے دورانیہ پر مشتمل ہے۔ ان کورسز میں ڈپلوما ان سیول انجینئرنگ، ڈپلوما ان کمپیوٹر سائنس انجینئرنگ، ڈپلوما ان الیکٹرانک اینڈ کمیونکیشن انجینئرنگ، ڈپلوما ان انفارمیشن ٹیکنالوجی شامل ہیں۔ پالی ٹیکنیک میں داخلے انٹرنس کی بنیادوں پر دیئے جاتے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں سال 2022ء سے نلسار یونیورسٹی آف لاء کے تعاون سے لیگل اسٹڈیز میں دو سالہ ایم اے کے پروگرام کا آغاز کیا۔ جبکہ سال 2024-25 سے مانو کے لاء اسکول میں پانچ سالہ بی اے ایل ایل بی، تین سالہ ایل ایل بی، ایک سالہ ایل ایل ایم اور پی ایچ ڈی کے پروگرام شروع کیے گئے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے جب سال 2004ء میں اپنے آن کیمپس ریگولر کورسز کا باضابطہ آغاز کیا۔ تو اُس وقت شعبہ اردو، انگریزی، مطالعات ترجمہ، ہندی، عربی اور فارسی میں ایم اے کی تعلیم دی جانے لگی۔ آج ان شعبوں میں یو جی سے لے کر پی ایچ ڈی تک تعلیم کا نظم ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں سال 2005ء میں اسکول آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنس کا آغاز کیا گیا۔ اس اسکول کے تحت جملہ 8 ڈپارٹمنٹس کام کر رہے ہیں۔ جن میں ڈپارٹمنٹ آف ویمنس اسٹڈیز 2005ء میں شروع کیا گیا۔ پبلک ایڈمنسٹریشن 2006ء میں، سوشیل ورک 2009ء میں، اسلامک اسٹڈیز 2012ء میں، ڈپارٹمنٹ آف سوشیالوجی، ہسٹری اور اکنامکس 2014ء میں، ڈپارٹمنٹ آف پولیٹیکل سائنس کا 2015ء میں آغاز کیا گیا۔ یونیورسٹی نے سال 2004ء میں اسکول آف کامرس اینڈ بزنس مینجمنٹ کا آغاز کیا تھا۔ جہاں پر ایم بی اے کا دو سالہ پروگرام روشناس کروایا گیا۔ سال 2011-12 میں ایم کام کا پروگرام شروع کیا گیا اور 2015-16ء میں بی کام کی تعلیم شروع کی گئی اور اسی برس سے پی ایچ ڈی کے پروگرام بھی شروع کیے گئے۔ یونیورسٹی نے اسکول آف ماس کمیونکیشن اینڈ جرنلزم کا سال 2004ء میں ہی آغاز کیا۔ اس اسکول میں بی اے آنرس، ایم سی جے اور پی ایچ ڈی کا کورس پڑھایا جاتا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں سائنسی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر سال 2006ء میں اسکول آف سائنس کا آغاز کیا گیا۔ اس اسکول کے تحت ایم ایس سی میاتھس کے علاوہ بی ایس سی، بی ووک اور ایم ووک جیسے کورسز چلائے جا رہے ہیں۔ اسکول آف سائنس کے تحت ڈپارٹمنٹ آف میاتھس کا 2011ء میں آغاز ہوا۔ جس کے تحت بی ایس سی، ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کے پروگرامس چلائے جا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے نئے تعلیمی سال میں داخلوں کا اگلے ہفتے باضابطہ طور پر اعلامیہ جاری کیے جانے کی توقع ہے۔ یونیورسٹی کے یو جی اور پی جی کورسز کے علاوہ پی ایچ ڈی کے کورسز میں داخلے کے خواہشمندوں کی کافی بڑی تعداد دیکھی جاتی ہے۔ ریسرچ کے اس پروگرام میں یونیورسٹی میں دستیاب نشستوں سے کہیں زیادہ طلبہ داخلے کے لیے درخواستیں داخل کرتے ہیں۔ پی ایچ ڈی میں داخلوں کا طریقۂ کار: ہر سنٹرل یونیورسٹی کی طرح مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے پی ایچ ڈی کے ریگولر پروگراموں میں داخلے کے لیے گذشتہ سال تک بھی انٹرنس امتحان منعقد کیا جاتا رہا۔ یونیورسٹی انٹرنس امتحان کے علاوہ یو جی سی کے جے آر ایف اور نیٹ کامیاب طلبہ ہی پی ایچ ڈی کے کورسز میں داخلے کے لیے درخواستیں داخل کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے یونیورسٹی کے عنقریب جاری کیے جانے والے تفصیلی نوٹیفکیشن کو یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد مصطفےٰ علی سروری (پبلک ریلیشنز آفیسر)
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

تحریک اوقاف نے وقف ترمیمی بل کے خلاف شروع کی کل ہند آندولن

سمرقند اور بخارا کی تاریخ کو ہندوستان میں دہرانے کی کوشش کی جارہی ہے، تحریک اوقاف کے کل ہند صدر شبیر احمد انصاری کا خطاب

نئی دہلی 4 اپریل (پریس ریلیز) تحریک اوقاف نے وقف ترمیمی بل کے خلاف کل ہند آندولن کا آغاز کردیا ہے۔ تحریک اوقاف کے قومی صدر شبیر احمد انصاری نے آج دہلی، ناندیڑ سمیت ملک کے کئی شہروں میں بیک وقت احتجاج شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”وقف ترمیمی بل 2025 کی شدید مخالفت کے باوجود لوک سبھا سے منظور کیا جانا، مذہبی آزادی اور آئینی حقوق پر کھلا حملہ ہے“ انہوں نے میڈیا کو جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ مرکزی حکومت کا یہ فیصلہ انتہائی قابل مذمت اور بدنیتی پر مبنی ہے۔ پچھتر برسوں سے ہم اپنے اوپر ہونے والے ظلم اور ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرتے رہے ہیں اور قانون وعدلیہ پر بھروسہ کرتے رہے ہیں لیکن افسوس کہ اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف ایک منظم اور بہت بڑی سازش کی جارہی ہے۔ سمرقند اور بخارا کی تاریخ کو ہندوستان میں دہرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جہاں مسجد سے لے کر نمازی تک پر ٹیکس عائد کردیا گیا تھا اور نتیجہ کے طور پر مسلمان اپنے اپنے گھروں میں چھپ کر نماز پڑھنے پر مجبور ہوئے تھے اور مسجدوں کو اسطبل اور گوداموں میں تبدیل کردیا گیا تھا۔ آزاد ہندوستان میں اکثریت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مرکزی حکومت مسلمانوں کو بے یارومددگار کردینا چاہتی ہے۔ یہ سراسر ناانصافی اور جمہوریت کیخلاف ہے۔ یہ مسلمانوں کو کسی بھی صورت قبول نہیں ہے۔ یہ بل امتیاز اور مذہبی تفریق کی بدترین مثال ہے، اس بل کے ذریعے مسلمانوں کو اوقاف کا انتظام کرنے کے مذہبی ودستوری حق سے محروم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جبکہ دیگر مذہبی طبقات کو اپنے مذہبی مقامات کے مکمل انتظام وانصرام کا حق حاصل ہے۔ اس ترمیم کے نتیجے میں وقف املاک کے انتظام میں سرکاری مداخلت بہت زیادہ بڑھ جائے گی جو کہ آئین کی دفعہ 26 کے خلاف ہے جس میں مذہبی اقلیتوں کو اپنے مذہبی اداروں کو چلانے کے حق کی ضمانت دی گئی ہے“۔ تحریک اوقاف کے کل ہند صدر شبیر احمد انصاری نے کہا کہ وقف جائیدادیں مذہبی اوقاف ہیں، ریاستی اثاثہ نہیں۔ پارلیمانی بحث کے دوران پیش کیے گئے گمراہ کن دلائل پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وقف بورڈ کی نوعیت چیریٹی کمشنر کی طرح نہیں ہے جیسا کہ لوک سبھا کے بعض ارکان کے ذریعے دعویٰ کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید نشاندہی کی کہ متعدد ریاستوں میں ہندو اور سکھ اوقاف کے لیے خصوصی قوانین موجود ہیں۔ ”وقف بورڈ کی ساخت میں جبراً تبدیلی کرکے اس کے اراکین میں غیر مسلم افراد کو شامل کرنے کا فیصلہ، دراصل مسلم کمیونٹی سے ان کے مذہبی وفلاحی اثاثوں کا انتظامی حق چھیننے کے ارادے سے کیا گیا ہے۔ یہ ایکٹ سرکاری حکام کلکٹر کو وقف معاملوں میں مداخلت کرنے کا حق دیتا ہے، جس سے انتظامیہ کے لیے من مانے ڈھنگ سے وقف جائیدادوں پر قبضہ کرنے کا راستہ آسان ہوجائے گا۔ جو کہ اوقاف کے وجود کے لیے خطرے کا باعث بنے گا۔ اس ترمیم کی وجہ سے سرکار، وقف جائیدادوں پر قبضہ کرسکتی ہے۔ جس کی زد میں متعدد عبادت گاہیں، اسکول، کالج اور قبرستان آ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بل آئین کی دفعہ 14، 25، 26 اور 29 کے سراسر خلاف ہے۔ ہم نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور دیگر مسلم تنظیموں کے ساتھ مل کر اس جابرانہ قانون کے خلاف ملک گیر احتجاج شروع کردیا ہے۔ جس کی شروعات ناندیڑ سمیت ملک کی متعدد شہروں سے ہوچکی ہے۔ اس احتجاج میں آج مختلف دینی، سیاسی اور سماجی رہ نماؤں نے شرکت کی جس میں کانگریس کے عبدالستار، بی آر ایس لیڈر معین، جمعی العلماء ضلع صدر مولانا ایوب قاسمی، رفیق شاعتی اور ایڈوکیٹ اریب الدین ناندیڑ ضلع صدر تحریک اوقاف فاروق احمد، این سی پی کے عبدالروف جمندار سمیت ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

بلوچستان کے کئی علاقوں میں مظاہروں کے دوران انٹرنیٹ کی بندش کا سامنا

بلوچستان ۔ 4/اپریل۔ ایم این این۔ کوئٹہ سمیت بلوچستان کے کئی دیگر علاقوں میں انٹرنیٹ سروس ایک بار پھر معطل کردی گئی ہے۔ یہ صوبے بھر میں موبائل انٹرنیٹ سروسز کی معطلی سمیت رکاوٹوں کے حالیہ نمونے کی پیروی کرتا ہے۔ بلوچستان پوسٹ نے اطلاع دی ہے کہ چھ دن کی بندش کے بعد گزشتہ رات خضدار، قلات اور منگوچر میں انٹرنیٹ سروس بحال ہونے کے بعد صرف تین گھنٹے بعد دوبارہ بند کردی گئی۔ مسلسل شٹ ڈاؤن نے رہائشیوں کو مایوس کردیا ہے، جس میں بہت سے لوگوں نے کاروبار، طلباء کی آن لائن تعلیم اور دیگر اہم سرگرمیوں پر شدید اثرات کو نمایاں کیا ہے۔ بلوچستان پوسٹ کی خبر کے مطابق، لوگوں نے حکام سے انٹرنیٹ سروسز کو مستقل طور پر بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اس طرح کی رکاوٹیں عوام کے لیے غیر ضروری مشکلات کا باعث بن رہی ہیں۔ بلوچستان پوسٹ کے مطابق معطلی کی وجہ سے متعلق سرکاری حکام کی جانب سے کوئی باضابطہ بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ تاہم، بلوچ کارکنان اور مقامی رپورٹس بتاتی ہیں کہ بندش کا تعلق بلوچستان میں جاری عوامی احتجاج سے ہے، جو جبری گمشدگیوں کے خاتمے اور بلوچ یوتھ کانگریس (بی وائی سی) کے رہنماؤں کی گرفتاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آج کی دنیا میں، معاشی اور تعلیمی سرگرمیوں کے لیے انٹرنیٹ تک رسائی بہت ضروری ہے، اور رابطے کی مسلسل کمی بلوچستان کے رہائشیوں کی روزمرہ کی زندگی کو بری طرح متاثر کر رہی ہے۔ بہت سے شہری متعلقہ حکام پر زور دے رہے ہیں کہ وہ اپنی زندگیوں میں مزید رکاوٹوں سے بچنے کے لیے انٹرنیٹ تک رسائی کو بحال کرنے کو ترجیح دیں۔ بلوچستان میں حالیہ مظاہروں کی وجہ سے پاکستانی حکام نے انٹرنیٹ سروس بند کردی ہے۔ بلوچستان طویل عرصے سے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا سامنا کر رہا ہے، جن میں قتل اور جبری نقل مکانی بھی شامل ہے۔ اپنے بھرپور قدرتی وسائل کے باوجود، مقامی کمیونٹیز ان سے شاذ و نادر ہی فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اظہار رائے، اجتماع اور نقل وحرکت کی آزادی پر وسیع پابندیاں نافذ ہیں، اختلاف رائے کو بہت زیادہ دبایا جاتا ہے۔ بلوچ عوام شدید مصائب برداشت کر رہے ہیں، اس کے باوجود عالمی برادری نے بڑی حد تک ان کی صورتحال کو نظرانداز کررکھا ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کی کوششیں محدود ہیں، جس کی وجہ سے بلوچ آبادی غیر محفوظ ہوگئی ہے اور ان کے بنیادی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی ہورہی ہے، بغیر خاطر خواہ عالمی مداخلت یا حمایت کے۔

کاغذ دکن بیورو گلبرگہ کی اردو قلم کاروں کو تہنیت

گلبرگہ: 4/اپریل (ای میل) انجینئر عظیم الدین کی اطلاع کے بہ موجب کاغذ دکن بیورو گلبرگہ کی جانب سے 3 اپریل کو دو بجے دن چٹگوپہ ضلع بیدر میں معروف اردو شاعر وادیب پروفیسر مقبول احمد مقبول اور ان کے فرزند ڈاکٹر عظمت الحق عتیق کو عمرہ سے مشرف ہونے کی خوشی میں اور مشہور قلم کار اور شاعر جناب واجد اختر صدیقی کو ان کی نثری کتاب ”نقش تحریر“ پر گلبرگہ یونیورسٹی کا راجیہ اتسوا ایوارڈ اور کرناٹک اردو اکادمی بنگلور کے باوقار ایوارڈ تفویض کیے جانے کی مسرت میں سربراہ کاغذ دکن بیورو گلبرگہ ڈاکٹر غضنفر اقبال کی موجودگی میں الحاج صادق کرمانی کے ہاتھوں تہنیت پیش کی گئی۔

بلوچستان نیشنل پارٹی۔ مینگل کا احتجاج ساتویں روز بھی جاری رہا

کوئٹہ۔ 4/اپریل۔ ایم این این۔ بلوچستان نیشنل پارٹی۔ مینگل (بی این پی۔ایم) کا مستونگ کے علاقے لک پاس میں مسلسل ساتویں روز بھی لانگ مارچ جاری ہے، مظاہرے کی قیادت پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل کر رہے ہیں۔ مظاہرے کا مقصد لاپتہ افراد کی کمیٹی کے چیئرپرسن مہرنگ بلوچ اور کئی دیگر سیاسی کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کرنا ہے جنہیں مبینہ طور پر جبری گمشدگیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے مرکزی رہنما سلمان اکرم راجہ اور سینئر سیاستدان سردار لطیف کھوسہ سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما بی این پی۔ ایم کے کاز سے اظہار یکجہتی کے لیے دھرنے میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بلوچستان میں مبینہ گمشدگیوں کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ وہ لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے فوری کارروائی کرے۔ دریں اثناء کوئٹہ اور بلوچستان کے دیگر علاقوں میں انٹرنیٹ سروس بدستور معطل ہے۔ سرکاری ذرائع نے اس خلل کی وجہ سیکورٹی خدشات بتائی ہے۔ تاہم، بی این پی۔ ایم کے رہنماؤں اور مظاہرین کا خیال ہے کہ انٹرنیٹ بلیک آؤٹ جاری مظاہرے کی کوریج کو دبانے کی ایک کوشش ہے۔ اس دوران جمہوری وطن پارٹی (جے ڈبلیو پی) (نے بھی مینگل کے لانگ مارچ کی حمایت کی ہے۔ پارٹی رہنما نوابزادہ گوہرام بگٹی نے اپنے آبائی شہر ڈیرہ بگٹی سے کوئٹہ اور مستونگ تک ریلی نکالنے کا اعلان کیا ہے جو کہ (آج (جمعہ کو مقرر ہے، لاپتہ افراد کے معاملے کو حل کرنے کے لیے حکام پر دباؤ میں مزید اضافہ ہوگا۔ گزشتہ جمعہ کو، بی این پی۔ ایمنے ڈاکٹر مہرنگ بلوچ اور سمیع دین بلوچ سمیت بلوچ یکجہتی کمیٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کے ساتھ ساتھ کوئٹہ میں ان کے دھرنے پر پولیس کے کریک ڈاؤن کے خلاف احتجاج کے لیے وڈھ سے کوئٹہ تک لانگ مارچ کا اعلان کیا۔ سمی کو منگل کو رہا کیا گیا۔

غزل

احمد اورنگ آبادی
اورنگ آباد۔ دکن

ذہن میں شور ہے لیکن کوئی آواز نہیں
میرا ہمزاد سخن باز ہے، دم ساز نہیں

آسماں روز اترتا ہے نظر کے اندر
دل مرے تجھ میں مگر قوتِ پرواز نہیں

اس سے انکار نہیں ہے یہ بڑا راز شکن
آئینہ میرے تصور کا تو غماز نہیں

کیسے ممکن ہے کہ تشخیص بنا طے ہو علاج
سو معالج ہیں یہاں ایک بھی نباض نہیں

ہر تخیل کی رسائی فیکن تک ہے فقط باقی
سب راز ہے اس راز کا ہم راز نہیں

سرخرو کون نہیں نفس کے مے خانوں میں
شیشہ خانوں میں مگر کوئی سرافراز نہیں

اپنے حالات پہ سوچا ہے کبھی شاہینو آپ
عصفور بنے بیٹھے ہو، شہباز نہیں

دن کا اترا ہوا چہرہ ہے وہیں شام اداس
یار احمد یہ نئے غم کا تو آغاز نہیں

وقف پر حملہ: کیا ہم غلامی کے دروازے خود کھول رہے ہیں؟

غلام جیلانی قمر۔ خیرا، بانکا (بہار)

وقف ترمیمی بل، جو ہماری دینی شناخت پر ایک سنگین حملہ ہے، لوک سبھا میں پاس ہو چکا ہے۔ 288 ووٹ حق میں، 232 مخالفت میں پڑے! جمہوریت کا لبادہ اوڑھ کر ملت کی بنیادوں پر وار کیا جاچکا، مگر کیا ملتِ اسلامیہ ہندیہ کو اس فیصلے کی تباہ کن جہتوں کا ادراک ہے؟ وقف جائیدادیں محض زمین کے بے جان ٹکڑے نہیں، بلکہ ہمارے آبا واجداد کی مقدس امانتیں ہیں، جو نسل درنسل مسلمانوں کے مذہبی، تعلیمی اور فلاحی مقاصد کے لیے وقف کی گئی تھیں۔ مساجد، مدارس، یتیم خانے، خانقاہیں اور رفاہی ادارے انہی اوقاف کا ثمر ہیں۔ مگر اس ترمیم کے ذریعے انہیں حکومتی اختیار میں دے کر ان پر مکمل تسلط کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔ یہ محض ایک قانونی ترمیم نہیں، بلکہ مسلمانوں کی اجتماعی شناخت کو مٹانے کی ایک خطرناک سازش ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ ہماری بے حسی اور خاموشی کا فائدہ اٹھایا جارہا ہو۔ یاد کیجیے، تین طلاق بل کیسے پاس ہوا تھا؟ پہلے میڈیا کے ذریعے اس کے خلاف نفرت انگیز ماحول تیار کیا گیا، پھر عدالتوں میں سوالات اٹھائے گئے، اور آخر میں ایک ایسا قانون بنادیا گیا جو مسلم پرسنل لا میں کھلی مداخلت تھا۔ آج وہی گھناؤنا طریقہ وقف جائیدادوں کے تناظر میں دہرایا جارہا ہے۔ یہ صرف زمینوں کا مسئلہ نہیں، بلکہ ملت کے مستقبل کا سوال ہے۔ وہی اوقاف، جو ہماری دینی میراث ہے، اب اقتدار کے حریصوں کی آنکھوں میں کھٹک رہے ہیں۔ وہی جائیدادیں، جن پر ہمارے تعلیمی اور مذہبی ادارے قائم ہیں، ریاستی قبضے کی زد میں ہیں، اور ہم غفلت کی چادر تانے سو رہے ہیں۔ اس بل کے نفاذ کا مطلب یہ ہوگا کہ وقف بورڈ محض ایک نمائشی ادارہ بن کر رہ جائے گا، اور حکومت جب چاہے کسی بھی جائیداد کو اپنے کنٹرول میں لے سکے گی۔ پہلے ہی کئی ریاستوں میں وقف کی زمینیں غاصبانہ قبضے کا شکار ہو چکی ہیں، اور اگر یہ بل قانون بن گیا تو ان ناجائز تسلط کو قانونی جواز فراہم ہوجائے گا۔ کبھی مدارس نشانے پر ہوتے ہیں، کبھی مساجد، کبھی علماء کی زبان بندی کی جاتی ہے، اور اب اوقاف کو ہڑپنے کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔ کیا ہم مزید خاموشی اختیار کریں گے؟ کیا ہم اس وقت کا انتظار کررہے ہیں جب ہماری آخری نشانی بھی ہم سے چھین لی جائے؟ اس بحران کا سب سے افسوسناک پہلو ہماری اپنی بے حسی اور تساہل ہے۔ جب تین طلاق بل پاس ہورہا تھا، ہم بے بس تھے۔ جب این آر سی اور سی اے اے کے خلاف احتجاج ہوا، ریاستی جبر نے اسے کچل دیا۔ اور آج ایک اور آزمائش ہمارے دروازے پر دستک دے رہی ہے، اور ہم بدستور بے حس کھڑے ہیں۔ یہ وقت خواب غفلت سے بیدار ہونے، ظلم کے خلاف صف بندی کرنے اور حق کی سربلندی کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کا ہے۔ خاموشی اب صرف بے بسی نہیں، بلکہ ظالم کی حمایت کے مترادف ہے۔ لبوں کو جنبش دینا ہوگا، حق کی گونج کو فلک تک پہنچانا ہوگا، اور ضمیروں کو جھنجھوڑنا ہوگا۔ ہمیں قانونی اور جمہوری محاذ پر مزاحمت کا علم بلند کرنا ہوگا، عدالتوں میں حق کی جنگ لڑنی ہوگی، عوام میں شعور کی شمع روشن کرنی ہوگی، اور سیاسی وسماجی سطح پر ایسا دباؤ پیدا کرنا ہوگا کہ ظالم کے قدم ڈگمگا جائیں، جبر کے ایوان لرز اٹھیں، اور عدل وانصاف کا پرچم سربلند ہوجائے۔ کیونکہ تاریخ خاموشی کے جرم کو کبھی معاف نہیں کرتی، اور حق کے لیے اٹھنے والی آوازیں ہی ظلم کے ایوانوں کو مسمار کرتی ہیں۔ یاد رکھیے! خاموش قومیں صرف اپنی میراث نہیں گنواتیں بلکہ اپنی شناخت، اپنی خودمختاری اور اپنی نسلوں کا مستقبل بھی گروی رکھ دیتی ہیں۔ مولیٰ کریم ہمیں بے حسی کے اندھیروں سے نکالے، ہماری غیرت کو بیدار کرے، ہمیں اپنی وراثت کی حفاظت کا شعور دے اور وہ ہمت عطا کرے جو تاریخ کے دھارے کو موڑ سکے۔

پنچایت کے 5 سال مکمل! پرائم ویڈیو نے سیزن 4 کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان کیا

ممبئی: 4/اپریل: پنچایت کے شائقین کے لیے بڑی خبر! پرائم ویڈیو نے بالآخر پنچایت سیزن 4 کا اعلان کردیا ہے۔ 2020 میں شروع ہونے والی اس پیاری سیریز کے پانچ سال مکمل ہونے کا جشن منانے کے لیے یہ خصوصی تحفہ موصول ہوا ہے۔ پنچایت 4 2 جولائی سے پرائم ویڈیو پر سٹریم کرے گا، جہاں آپ کو گاؤں کی وہی دل کو چھو لینے والی کہانی اور اپنے پسندیدہ کرداروں کا پرلطف سفر دوبارہ دیکھنے کو ملے گا۔ تین ایوارڈ یافتہ اور انتہائی تعریفی سیزن کے بعد، پنچایت نے خود کو شائقین کی پسندیدہ سیریز بنا لیا ہے۔ اس کی سادہ لیکن دل کو چھو لینے والی کہانی، شاندار اداکاری اور خوبصورت گاؤں کی دنیا نے سب کا دل جیت لیا۔ اب سیزن 4 میں مزید ڈرامہ، ہنسی اور جذباتی لمحات ہونے والے ہیں، جو پھولیرا کی اس دنیا کو مداحوں کے قریب لے آئیں گے۔ پنچایت ایک کامیڈی ڈرامہ ہے، جس میں ابھشیک کی کہانی دکھائی گئی ہے۔ ابھشیک، ایک انجینئرنگ گریجویٹ، یوپی کے ایک دور افتادہ گاؤں میں ملازمت کے کم مواقع کی وجہ سے پنچایت دفتر کے سکریٹری کی ملازمت اختیار کرتا ہے۔ اب آنے والے سیزن میں دیکھیں کہ ابھشیک، پردھان جی اور پھولیرا کے پیارے لوگ کس طرح نئے چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں اور دلچسپ کہانیوں میں الجھے ہوئے نظر آئیں گے۔ پنچایت سیزن 4 میں جیتندر کمار، نینا گپتا، رگھوبیر یادیو، فیصل ملک، چندن رائے، سانویکا، درگیش کمار، سنیتا راجوار اور پنکج جھا سمیت ایک ہی پسندیدہ اسٹار کاسٹ کی واپسی نظر آرہی ہے۔ پنچایت سیزن 4 دی وائرل فیور (TVF) کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے۔ اسے دیپک کمار مشرا اور چندن کمار نے تخلیق کیا ہے جبکہ چندن کمار نے اس کی کہانی لکھی ہے۔ ہدایت کاری کی ذمہ داری دیپک کمار مشرا اور اکشت وجے ورگیہ نے سنبھالی ہے۔

پرائم ویڈیو نے چھوری 2 کا ٹریلر جاری کیا۔ ایک ماں کی جادوئی قوتوں کے خلاف گہری اور شدید لڑائی؛ 11 اپریل کو ریلیز ہوگی

ممبئی: 4/اپریل: پرائم ویڈیو، بھارت کی سب سے پسندیدہ تفریحی جگہ، نے آج چھوری 2 کا بالوں کو بڑھانے والا ٹریلر لانچ کیا، جو 2021 کی اصل ہارر فلم چھوری کا انتہائی متوقع سیکوئل ہے۔ اپنے پیشرو کی دلچسپ دنیا کو پھیلاتے ہوئے، جو کہ لوک داستانوں میں گہری جڑوں کے لیے مشہور تھی، یہ نیا باب ہمیں لوک داستانوں کی ہولناکی، جادوئی دہشت اور نامعلوم قوتوں سے لڑنے والی ماں کے اٹل جذبے کی گہرائی میں لے جاتا ہے۔ T-Series، Abundantia Entertainment، Psych اور Tamarisk Lane پروڈکشن کی اس ہارر فلم کو وشال فوریا نے ڈائریکٹ کیا ہے اور اس میں ساکشی کے کردار میں نصرت بھروچا، سوہا علی خان کے ساتھ اہم کردار میں ہیں۔ گشمیر مہاجانی، سوربھ گوئل، پلوی اجے، کلدیپ سرین، اور ہردیکا شرما جیسے فنکار بھی نظر آنے والے ہیں۔ چھوری 2 کا پریمیئر خصوصی طور پر پرائم ویڈیو پر 11 اپریل 2025 کو ہندوستان اور دنیا کے 240 سے زیادہ ممالک اور خطوں میں ہوگا۔ نامعلوم زیر زمین غاروں میں سیٹ، چھوری 2 کا ٹریلر سامعین کو ساکشی کی پریشان کن دنیا میں واپس لے جاتا ہے، جواب اور بھی تاریک، مہلک اور خوفناک ہے۔ پریشان کن رسومات، بھوت پریت اور بے چین لوک داستانیں ایک خوفناک ماحول پیدا کرتی ہیں کیونکہ اسے اپنی بیٹی ایشانی کی جان بچانے کے لیے شیطانی قوتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سوہا علی خان کے پراسرار داسی ماں کے کردار نے پریشانی میں اضافہ کیا۔ ٹریلر خوف کے پیچھے چھپی ایک جذباتی بقا کی کہانی کو ظاہر کرتا ہے، ایک ماں کی برائی کے خلاف کبھی نہ کہنے والی لڑائی، ایک خوفناک، زیادہ شدید باب کا وعدہ کرتا ہے جو گہرے دہشت اور غیر متوقع موڑ سے بھرا ہوا ہے۔ ساکشی کی دنیا میں واپسی کے بارے میں بات کرتے ہوئے، نصرت بھروچا نے کہا، ”چھوری 2 میں ساکشی کے طور پر واپس آنا میرے کریئر کا سب سے زیادہ فائدہ مند تجربہ رہا ہے۔ ہار ماننے سے انکار کرنے اور اپنے بچے کی جان بچانے کے 7 سال بعد، ساکشی کا سب سے گہرا خوف حقیقت میں بدل جاتا ہے، جو نئے جذبات اور گہرائی کو حقیقی کہانی تک پہنچاتا ہے، اس خوف کو زیادہ طاقتور بناتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ماں کے بدترین خواب کو بیان کرتا ہے، وشال نے خوبصورتی سے ٹھنڈے لمحوں کو کچے جذبات کے ساتھ تیار کیا ہے، جس سے اس کہانی کو زندہ رہنے، محبت اور ایک ماں اپنے بچے کی حفاظت کے لیے جانے والی ایک دلچسپ کہانی بناتی ہے۔“ سوہا علی خان، جو چھوری کی کاسٹ میں شامل ہوں گی، نے کہا، ”چھوری 2 کی باصلاحیت کاسٹ میں شامل ہونا اور اس طرح کا دلکش کردار ادا کرنا میرے لیے ایک نیا دلچسپ چیلنج تھا۔ جس چیز نے مجھے فلم کی طرف راغب کیا وہ یہ تھا کہ یہ کس طرح ہنگامہ آرائی، لوک کہانیوں کے ساتھ ماحول کا خوف ہے جو کہ ہماری ثقافت میں بہت گہرا ہے، لیکن میرے کردار کو بھی خطرہ ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں جس کو اس بات کا اندازہ ہو کہ آپ زندگی کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں، جس کی وجہ سے وشال نے ایک ایسی دنیا بنائی ہے جہاں ہر طرف سے خوف آتا ہے، اور اس کا حصہ بن کر مجھے ایک اداکار کے طور پر اپنے ایک نئے پہلو کو تلاش کرنے کا موقع ملا۔ فلم پر تبصرہ کرتے ہوئے، ہدایت کار وشال فوریا نے کہا، ”چھوری 2 کے ساتھ، ہم صرف ایک سیکوئل بنانا نہیں چاہتے تھے۔ ہم ہر اس چیز کو بڑھانا چاہتے تھے جس نے پہلی فلم کو اتنا خوفناک اور جذباتی طور پر طاقتور بنایا۔ اس باب میں، چھوری کی دنیا اور بھی بڑی ہوجاتی ہے؛ لوک داستان مزید گہرا ہوتا جاتا ہے، اور بری قوتوں نے ساکشی کے نئے کرداروں اور نئے کرداروں کو متعارف کرایا جس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اصل کہانی کے ساتھ غیر متوقع موڑ اور موڑ آتے ہیں جو اسے اس کی خاص حقیقت پسندی دیتا ہے، چھوری 2 ایک ایسی چیز کے خلاف ایک ماں کی مسلسل جنگ ہے جو ہر جگہ موجود ہے، اور اس میں اصل خوف ہے۔“

بنگلہ دیش میں یونس کی قیادت:

بھارت کے ساتھ ایک جیو پولیٹیکل فلیش پوائنٹ؟

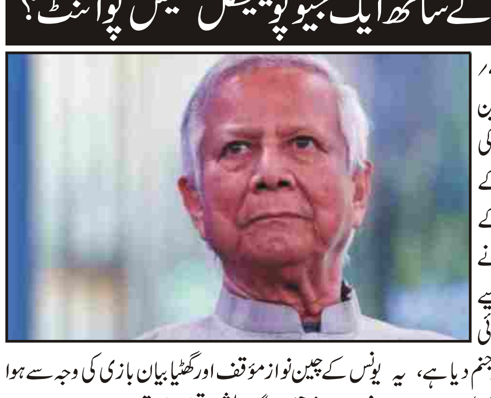

ڈھاکہ ۔ 4/اپریل۔ ایم این این۔ محمد یونس کی بنگلہ دیش کے عبوری رہنما کے طور پر تقرری نے ہندوستان کے لیے اہم جغرافیائی سیاسی خدشات کو جنم دیا ہے، یہ یونس کے چین نواز مؤقف اور گھٹیا بیان بازی کی وجہ سے ہوا ہے۔ یونس کا بیجنگ کا دورہ، جہاں انہوں نے چین بنگلہ دیش اقتصادی تعلقات پر زور دیا اور متنازعہ طور پر تجویز پیش کی کہ ہندوستان کی شمال مشرقی ریاستیں بنگلہ دیش کے جغرافیائی فائدہ سے فائدہ اٹھاسکتی ہیں، کو ہندوستان کے علاقائی تسلط کو چیلنج کرنے کے لیے ایک اسٹریٹجک اقدام کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس دعوے کے ساتھ، یونس کے معاون کی جانب سے ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ، جس میں ہندوستانی علاقوں کو بنگلہ دیش میں شامل کرنے والے نقشے کی تصویر کشی کی گئی ہے، نے ہندوستان کی طرف سے رسمی سفارتی احتجاج کو جنم دیا ہے، جس نے اس طرح کی نقشہ نگاری کی جارحیت کو نمایاں کیا ہے۔ بیان بازی سے ہٹ کر، یونس کی انتظامیہ کے چین کے ساتھ گہرے ہوتے اقتصادی تعلقات، چین کی قرض کے جال کی ڈپلومیسی کی یاد دلاتے ہوئے، بھارت کے تزویراتی گھیراؤ اور چین کے حق میں جنوبی ایشیا کی طاقت کی حرکیات میں تبدیلی کے بارے میں خدشات کو جنم دیتے ہیں۔ یونس کی قیادت کو بنگلہ دیش کی تاریخ میں نظر ثانی کے نقطہ نظر سے بھی نشان زد کیا گیا ہے، جو اس کی آزادی میں بھارت کے کردار کو کم کرتا ہے اور ممکنہ طور پر بھارت مخالف جذبات کو ہوا دیتا ہے، جس سے دوطرفہ تعلقات مزید کشیدہ ہوتے ہیں۔ مزید برآں، یونس کی نگرانی میں بنگلہ دیش میں مذہبی اقلیتوں پر بڑھتے ہوئے حملوں کی رپورٹس، ان کے مستردرد عمل کے ساتھ، اسلام پسند انتہا پسندی کے بڑھنے اور ہندوستان کی سرحدی ریاستوں پر اس کے ممکنہ اثرات کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتی ہیں۔ ان چیلنجوں کے جواب میں، ہندوستان کو اپنے شمال مشرقی کوریڈور کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے، بنگلہ دیش کی اپوزیشن کے ساتھ مشغول ہونے، چینی اثر ورسوخ کا مقابلہ کرنے کے لیے بین الاقوامی اتحادوں سے فائدہ اٹھانے، اور یونس کی انتظامیہ کو درپیش خطرات کو کم کرنے کے لیے سفارتی اور اقتصادی جوابی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں تاجروں نے عیدالفطر 2025 کی خرید وفروخت کو مایوس کن قرار دیا

کراچی ۔ 4/اپریل۔ ایم این این۔ کراچی کے تاجروں نے اس سال عیدالفطر 2025 کے سیزن کے دوران سستی فروخت پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہلچل والی مارکیٹوں کے باوجود فروخت توقعات پر پورا نہیں اتری۔ صدر آل کراچی تاجر یونین عتیق میر نے کہا کہ گزشتہ سال کے مقابلے اس سال فروخت 25 سے 30 فیصد کم رہی۔ انہوں نے کہا کہ عیدالفطر 2025 کے دوران فروخت کے لیے دستیاب اشیا میں 40 سے 50 فیصد اضافے کے باوجود صرف 15 ارب روپے مالیت کا سامان فروخت ہوا۔ عتیق میر نے کہا کہ عیدالفطر 2025 کے سیزن کا 60 سے 70 فیصد سامان فروخت نہیں ہوا اور گوداموں میں چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 2015 کراچی میں عید کی فروخت کے لیے بہترین سال تھا، جس میں تاجروں نے تقریباً 2000 روپے مالیت کا سامان فروخت کیا۔ آل کراچی تاجر یونین کے صدر نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ کراچی میں عید کی فروخت کا امکان تقریباً 100 بلین روپے تھا لیکن گزشتہ ایک دہائی کے دوران، فروخت 70 بلین روپے سے کم ہوگئی ہے۔ عتیق میر نے فروخت میں کمی کی وجہ کم قوت خرید کو قرار دیا، جس کے نتیجے میں ضروری اشیاء جیسے کہ ریڈی میڈ ملبوسات، جوتے، مصنوعی زیورات، اور سستی آرائشی اشیاء پر محدود اخراجات ہوئے۔ کراچی کے تجارتی علاقوں اور شہر کے اضلاع کی 200 سے زائد مارکیٹیں عید کی روایتی خریداری کا بے صبری سے انتظار کررہی تھیں۔

آیگاؤں میں ٹریکٹر ٹرالی کے کنویں میں گرنے کے سے 7 خواتین مزدوروں کی موت

انتظامیہ کی فوری امدادی کارروائی وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کی طرف سے مالی امداد کا اعلان

ناندیڑ، 4 اپریل: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ تعلقہ کے آیگاو؟ں میں آج صبح خواتین مزدوروں کو لے جانے والی ٹریکٹر ٹرالی کنویں میں گرنے کے حادثے میں 7 خواتین مزدوروں کی موت ہوگئی جبکہ 3 زخمی ہوگئے ہیں۔ اس حادثے پر وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے دفتر نے فوری طور پر نوٹس لی ہے۔ وزیراعظم کے قومی امدادی فنڈ سے متاثرین کے اہل خانہ کو فی کس 2 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50 ہزار روپے کی امداد دی جائے گی۔ اسی طرح وزیراعلیٰ امدادی فنڈ سے حادثے میں جاں بحق افراد کے اہل خانہ کو 5 لاکھ روپے کی مالی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ واسما تعلقہ کے گنج گاو؟ں کے 10 زرعی مزدور ناندیڑ تعلقہ کے آیگاو؟ں کے علاقے میں زمین کے پلاٹ نمبر 201 میں مونگ کی فصل کی صفائی کے کام کے لیے ٹریکٹر سے جا رہے تھے۔ مقامی افراد کے مطابق آج صبح تقریباً 7:30 بجے یہ ٹریکٹر ہیڈ اور ٹرالی سمیت 10 مزدور پانی سے بھرے کنویں میں گر گئے، جو یہاں دگڑو جی لکشمن شندے کے کھیت میں موجود تھا، جس کے اردگرد کوئی حفاظتی دیوار نہیں تھی۔ اس حادثے میں محفوظ طور پر زندہ باہر نکالے گئے افراد میں پاروتی بائی رام بھرد (عمر 35 سال)، پربھا بائی سنتوش کامبلے (عمر 40 سال)، ستواجی جادھو (عمر 55 سال) شامل ہیں۔ جب کہ مرنے والوں میں تارابائی ستواجی جادھو (عمر 35 سال)، دھروپتا ستواجی جادھو (عمر 18 سال)، سمرن سنتوش کامبلے (عمر 18 سال)، سرسوتی لکھن بھرد (عمر 25 سال)، چوترابائی مادھو پارڈے (عمر 45 سال)، سپنا/ بینا راجوراو؟ت (عمر 25 سال)، جیوتی ایرباجی سروڈے (عمر 30 سال) شامل ہیں۔ حادثہ کے دوران پولیس انتظامیہ اور ناندیڑ واگھالہ میونسپل کارپوریشن کی امدادی ٹیم کے اہلکاروں، مقامی ملازمین اور گاو؟ں والوں کے تعاون سے امدادی کارروائی مکمل کی گئی۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے حادثے کی اطلاع ملتے ہی فوری طور پر ضلع انتظامیہ سے رابطہ کیا اور فوری امداد کا اعلان کیا۔ جاں بحق افراد کے اہل خانہ کو وزیراعلیٰ امدادی فنڈ سے 5 لاکھ روپے مالی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم کے دفتر نے بھی اس حادثے کا فوری نوٹس لیا ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے اس حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ ساتھ ہی وزیراعظم کے دفتر کے ذریعے وزیراعظم کے قومی امدادی فنڈ سے جاں بحق افراد کے اہل خانہ کو 2 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50 ہزار روپے کی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس واقعے نے سماج کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ جاں بحق ہونے والوں میں پانچ خواتین اور دو لڑکیاں شامل ہیں۔ پولیس اس واقعے کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔ صبح جیسے ہی انتظامیہ کو اطلاع ملی، ضلع کلکٹر راہل کردیلے، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیلاش کمار کی رہنمائی میں، ناندیڑ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور رہائشی نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گورف کی خصوصی ٹیم، اسسٹنٹ ڈویژنل آفیسر ڈاکٹر سچن کھلال، تحصیلدار سنجے وارکرڈ، ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر کشور کرہے کے ساتھ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے علاقائی افسران اور ملازمین نے فوری طور پر پہنچ کر امدادی کام میں حصہ لیا۔ ضلع بھر میں بغیر حفاظتی دیوار کے کنووں کی فہرست تیار کرنے کے احکامات آج کے حادثے میں سات بے قصور جانیں ضائع ہونے کے سبب، ضلع میں حادثے کا شکار ہونے والے کنووں کی فہرست تیار کرنے کے لیے ضلع کلکٹر نے تمام متعلقہ حکام کو ہدایات دی ہیں۔ ضلع کلکٹر راہل کردیلے نے ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر میگھنا کوالی اور رہائشی نائب ضلع کلکٹر مہیش وڈدکر کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس حوالے سے تمام حکام سے رپورٹ طلب کریں۔ انہوں نے شہریوں کو ان خطرناک سڑکوں کے کنارے موجود کنووں کے بارے میں محتاط رہنے اور کھیتوں کے مالکان کو ہدایت دی کہ وہ اس قسم کے حادثات سے بچنے کے لیے کنووں کے اردگرد کاوٹیں بنائیں۔

جے ایم ایف سی امتحان 2022 میں 5/ مسلم امیدوار کامیاب

ناندیڑ کی شمائلہ صدف جوڈیشل مجسٹریٹ کے عہدہ کی حقدار بنی

ناندیڑ/ممبئی: (ورق تازہ نیوز) چند روز قبل سول جج (جونیئر ڈویژن) جوڈیشل مجسٹریٹ (فرسٹ کلاس) مسابقتی مین امتحان ۲۲۰۲ء کی عارضی انتخابی فہرست اعلان کیا گیا۔ جس میں کل 114 کامیاب امیدواروں کے نام شامل ہیں۔ اس باوقار عدالتی امتحان میں 5 مسلم امیدواروں نے کامیابی حاصل کرکے اپنے اہل خانہ وقوم کا نام روشن کیا ہے۔ ان کامیاب امیدواروں میں ص شیخ تنویر رحمٰن نے پانچواں، شمائلہ صدف سہیل احمد (ساکن ناندیڑ) 19واں ملانی اشفاق شاہجہاں نے ۳۲واں، شیخ احمد شیخ نصیر احمد نے 73واں اور رینک حاصل کیا ہے۔ ایم پی ایس سی کے ذریعہ مذکورہ جائیداد کا اشتہار سال ۲۲۰۲ کو شائع ہوا تھا۔ جس میں ہزاروں امیدواروں نے شرکت کا فارم بھرا تھا۔ خیال رہے کہ یہ امتحان ۳ مراحل میں منعقد ہوتا ہے۔ پہلا مرحلہ پریلیم امتحان کا ہوا جس میں ۲۱ ہزار سے زائد طلباء نے شرکت کی تھیں۔ ان میں سے ۱۰۵۱/امیدوار مین امتحان کے لئے کوالیفائی ہوئے جس میں سے ۵۳۱ طلباء کا انتخاب انٹرویو کے لئے کیا گیا تھا۔ بعد ازیں 29 مارچ ۵۲۰۲ کے بیچ منعقدہ انٹرویو میں سے 411 امیدواروں کا انتخاب بطور جونیئر مجسٹریٹ کیا گیا ہے۔ حتمی فہرست کا اعلان کر دیا گیا ہے اور جلد ہی ان تمام کامیاب امیدواروں کو ٹریننگ دینے کے بعد بطور جج (جونیئر ڈویژن) جوڈیشل مجسٹریٹ کے عہدے پر تقرر کیا جائے گا۔

رائزنگ لائف انٹرپرائزز پرائیویٹ لمیٹڈ ناندیڑ

ناندیڑ:4/اپریل (ورق تازہ نیوز) رائزنگ لائف انٹرپرائزز پرائیویٹ لمیٹڈ ناندیڑ کے خلاف مقدمہ درج کرنے والے سرمایہ کاروں کو بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن ناندیڑ سے رابطہ کرنے کی تاکید کی گئی۔ 4 اپریل: رائزنگ لائف انٹرپرائزز پرائیویٹ لمیٹڈ کو یہاں بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں گرفتار کیا گیا۔ لمیٹڈ ناندیڑ کے خلاف دھوکہ دہی کا معاملہ درج کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں، جن شہریوں اور گواہوں نے اس کمپنی میں سرمایہ کاری کی ہے، وہ فوری طور پر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن، ناندیڑ سے رابطہ کریں، اور ضروری معلومات فراہم کریں، پولیس انسپکٹر S.M. باغبان نے یہ اپیل کی ہے۔ اس معاملے میں مہاراشٹر پروٹیکشن آف انٹرسٹ آف ڈپازٹور ایکٹ (MPID) کی دفعہ 3، 4 کے ساتھ دفعہ IPC34،420 کے تحت دھوکہ دہی کا معاملہ درج کیا گیا ہے، ناندیڑ کے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے مطلع کیا۔

موظف مدرس محمد زین الدین کا سانحہ ارتحال

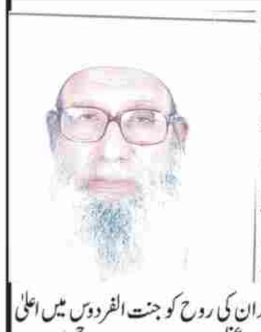

ناندیڑ:4 / اپریل۔ (ورق تازہ نیوز) انتہائی دکھ والم کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مدینۃ العلوم ہائی اسکول ناندیڑ کے محترم ہیڈ ماسٹر (موظف) جناب محمد زین الدین صاحب آج مورخہ 4 / اپریل 2025 بروز جمعہ بوقت قبل از جمعہ انتقال کر گئے۔ ان کی علمی خدمات اور بے مثال انسانیت نے ہمیں سرشار کر دیا تھا اور وہ ہر دل عزیز رہے۔ نماز جنازہ آج شب ٹھیک 9 بجے ہوئی اور تدفین متصل قبرستان کربلا گنج شہیداں ہتائی ناندیڑ میں ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ ان کی روح کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو اس عظیم صدمے کا صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ پسماندگان میں محمد محی الدین (سر)' محمد خلیل الدین (نائب صدر شہر کانگریس کمیٹی)' ڈاکٹر محمد صلاح الدین (سر)' محمد منتجب الدین' محمد شہاب الدین' محمد سراج الدین (انجینئر)' محمد طٰہٰ' ودیگر شامل ہیں۔

ان کے انتقال کا صدمہ نہ صرف ادارے مدینۃ العلوم ایجوکیشن سوسائٹی بلکہ ان کے پیروکاروں اور اہلِ علم کے دلوں پر گہرا نشان چھوڑ گیا ہے۔ ادارہ ''ورق تازہ'' کی جانب سے مدیر اعلیٰ محمد تقی نے اپنے تعزیتی پیام میں کہا کہ مرحوم محمد زین الدین ہمدرد قوم' مخلص اور ہمیشہ اپنے پیشہ سے ایمانداری نبھائی۔ اس کے علاوہ انھوں نے اسلام کی تبلیغ کیلئے بھی آخری سانس تک کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور اپنے قرب وجوار میں جگہ دے۔

ناندیڑ کے بس اڈے کی سڑک کی مرمت

سنٹرل بس اسٹینڈ 12 / اپریل سے کوٹھا میدان منتقل ہوگا

ناندیڑ، 4 اپریل: ضلع مجسٹریٹ راہول کرڈیلے نے ناندیڑ کے مرکزی بس اڈے کی سڑک کا مسئلہ حل کر لیا ہے، اور اب سڑک کے کام کو انجام دینے کے لیے بس اڈے کو عارضی طور پر کوٹھا میدان منتقل کیا جائے گا۔ اس نئے فیصلے کے مطابق 12 اپریل سے پرانا بس اڈہ سڑک کے لیے بند کیا جائے گا۔ عوام سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس فیصلے میں تعاون کریں اور متعلقہ ادارے مقررہ وقت کے اندر سڑک کا کام مکمل کریں، ضلع انتظامیہ نے اپیل کی ہے۔ ناندیڑ ریلوے اسٹیشن سے مرکزی بس اڈے تک کی سڑک انتہائی خراب ہو چکی ہے۔ ضلع کلکٹر آفس کی کئی میٹنگز میں مختلف سطحوں کے وفود نے اس مسئلے پر شکایات کی تھیں۔ یہ فیصلہ کافی عرصے سے زیر التواء تھا۔ اس حوالے سے سابقہ ضلع مجسٹریٹ نے دو مرتبہ میٹنگز کی تھیں۔ 12 مارچ کو ضلع مجسٹریٹ راہول کرڈیلے نے بس اڈے کا خود دورہ کر کے صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد فوری طور پر یہ فیصلہ لیا گیا۔ اس سے مسافروں کو کچھ حد تک تکلیف ہو سکتی ہے، لیکن سڑک کی فوری مرمت کے احکامات بھی دیے گئے ہیں۔ مخصوص وقت کے اندر یہ کام مکمل ہو، اس کے لیے مہاراشٹر اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے سینئر افسران کو بھی توجہ دینے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ مرکزی بس اڈے کی سڑک کی مرمت کے دوران نکاسی آب لائن، پائپ لائن، فائبر کیبل جیسے تمام رکاوٹوں کو فوری طور پر درست کرنے کے بارے میں میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے وضاحت کی ہے۔ میونسپل کمشنر پر ان تبدیلیوں کی وجہ سے کئی ذمہ داریاں آئیں گی، اور انہیں جلد از جلد شہریوں کو سابقہ بس اڈے کی سہولیات فراہم کرنے پر توجہ دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ نئے عارضی بس اڈے کا انتظام کرتے وقت مسافروں کی حفاظت، عارضی ٹوائلٹ، صفائی کے گھروں اور دیگر متعلقہ انتظامات کے ساتھ ساتھ ٹریفک میں ہونے والی تبدیلی کی وجہ سے کلومیٹر کے نئے مراحل کی وضاحت کا کام تمام متعلقہ محکموں کو وقت پر مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس حوالے سے رہائشی نائب ضلع مجسٹریٹ، ناندیڑ تحصیلدار، بس ڈپو مینیجر، پولیس ٹریفک برانچ، ریجنل ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کو وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر اس سڑک کو ریکارڈ وقت میں مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ٹیرف کے اثرات کو سمجھنا مشکل ہے

ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے: ششی تھرور

نئی دہلی، 3 اپریل (پی ایس آئی) امریکہ کے 26 فیصد ٹیرف کو لے کر پوری دنیا میں خوف و ہراس ہے۔ اسٹاک مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ کا سلسلہ جاری ہے۔ اس ٹیرف کے بارے میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے کہا کہ ابھی کافی حساب باقی ہے، اس لیے ہندوستان کے نقصانات کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ امریکہ نے 2 اپریل 2025 سے بھارت سے درآمدات پر 26 فیصد باہمی ٹیرف لگانے کا اعلان کیا، جس سے بھارتی برآمدات متاثر ہو سکتی ہیں۔ ششی تھرور نے کہا کہ امریکہ کا 26 فیصد ٹیرف شروع میں بھارت کے لیے بری خبر لگتی ہے، لیکن اس کے مکمل اثرات کو سمجھنا ابھی مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ ٹیرف ہندوستانی برآمدات پر لگایا جاتا ہے تو اشیا مہنگی ہو سکتی ہیں اور ہماری مسابقت کمزور ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہمارے حریف ممالک بھی اسی طرح کے محصولات عائد کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر ان کی قیمتیں بھی بڑھیں تو ہندوستان اور ان کا بھی یہی حال ہوگا۔ ایسی صورتحال میں ہندوستان کو زیادہ نقصان نہیں ہوگا لیکن امریکی صارفین کو اس کی زیادہ قیمت چکانی پڑے گی۔ تھرور نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے پاس اب بھی موقع ہے۔ گزشتہ سال وزیراعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان ملاقات کے دوران دونوں ممالک کو دو طرفہ تجارتی معاہدے پر بات چیت کے لیے اکتوبر 2025 تک کا وقت دیا گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ سات مہینے باقی ہیں جس میں بھارت اس ٹیرف کو کم کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ تھرور کے مطابق، ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی توازن اس وقت ہندوستان کے حق میں ہے، جو کہ تقریباً 45 بلین ڈالر ہے۔ بھارت نہیں چاہے گا کہ یہ توازن بگڑے۔ اس کے لیے بھارت کو بھی اپنے ٹیرف میں کچھ نرمی کرنی پڑ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی کافی حساب باقی ہے، اس لیے یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ بھارت کو کتنا نقصان ہوگا۔ وقف بل پر ششی تھرور نے کہا کہ یہ بل حال ہی میں لوک سبھا میں پاس ہوا ہے، لیکن اس پر ان کی پارٹی کانگریس کا موقف واضح ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کیرالہ میں بہت سے لوگ اس بل کے حق میں تھے اور اس کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ کچھ لوگ اس کی حمایت بھی کر رہے ہیں۔ تھرور کے مطابق اس میں کچھ خامیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس میں بہت سی چیزیں ہیں جو اقلیتوں کو نشانہ بناتی ہیں، اسی لیے کانگریس اس کی مخالفت کر رہی ہے۔ بل کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور اس کا حل تلاش کرنا ہوگا۔

حیدرآباد (پی ایس آئی) سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) کے آل راؤنڈر نتیش کمار ریڈی کا خیال ہے کہ اس سیزن میں ٹرافی جیتنا ان کی فرنچائز کے لیے واحد نامکمل کام رہ گیا ہے۔ گزشتہ سیزن میں بیٹنگ کے کئی ریکارڈ بنانے والی سن رائزرز ٹیم رنر اپ رہی۔ فائنل میں کولکاتہ نائٹ رائیڈرز کے خلاف شکست نے ان کے ٹائٹل جیتنے کے خوابوں کو ختم کر دیا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ تاہم آئی پی ایل 2025 میں سن رائزرز کی شروعات بہت اچھی نہیں رہی اور ٹیم اپنے آخری دو میچ ہارنے کے بعد پوائنٹس ٹیبل میں 8ویں نمبر پر ہے۔ جمعرات کو ان کا مقابلہ کولکاتہ نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) سے ہوگا۔ نتیش نے جیو ہوسٹر کے شو زین بولڈ میں کہا کہ میں نے کبھی بھی اپنے ذاتی اہداف طے نہیں کیے۔ میں انڈیا کے لیے کھیل چکا ہوں۔ اب جبکہ میں آئی پی ایل میں کھیل رہا ہوں، صرف نامکمل کام ٹرافی جیتنا ہے۔ ہم نے کچھ تاریخی ریکارڈز کے ساتھ تاریخ رقم کی ہے لیکن آئی پی ایل ٹائٹل جیتنا ہمارا واحد مقصد ہے۔ آئی پی ایل میں موقع ملنے کے بعد نتیش نے اپنے کرکٹ کیریئر میں کافی ترقی کی ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے لیے ٹی 20 اور ٹیسٹ فارمیٹس میں بھی ڈیبیو کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور آئی پی ایل کے لئے کھیلتے ہوئے میں نے اب تک جو بھی مظاہرہ پیش کیا ہے اس سے میں بہت خوش ہوں۔ میں اس طرح پرفارم کرتے رہنا چاہتا ہوں۔ لوگ اب مجھے پہچاننے لگے ہیں اور میری پرفارمنس کو بھی سراہا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہے جو میں نے پہلے کے مقابلے میں محسوس کی ہے۔ نتیش، تاہم، کامیابی کو ان پر حاوی نہیں ہونے دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آگے بڑھتے ہوئے میں اسی جذبے اور مستقل مزاجی کے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں، چاہے وہ اپنی فرنچائز کے لیے کھیل رہا ہوں یا ملک کے لیے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈز آفس میں لینڈ گریٹنگ سینٹر کا افتتاح

ناندیڑ، 4 اپریل: ناندیڑ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈز آفس میں لینڈ گریٹنگ سینٹر کا افتتاح آج ریونیو منسٹر چندر شیکھر باونکولے کے ہاتھوں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کیا گیا۔ اس لینڈ گریٹنگ سینٹر میں لینڈ ریکارڈز ڈیپارٹمنٹ کے تمام قسم کی نقول شہریوں کو وقت پر مہیا کی جائیں گی۔ نیز پیائش کے درخواستیں بھی یہاں دی جا سکیں گی، جس سے شہریوں کا وقت بچایا جائے گا۔ اس مرکز کے ذریعے متعدد سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ افتتاحی تقریب میں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈز محترمہ سیما دیشمکھ ناندیڑ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈز بی وی مسکے، دفتر کے عملے اور دیگر افسران موجود تھے۔

مخطوطات کے قومی مشن کے تحت ہونے والی پیش رفت

نئی دہلی، 3 اپریل (پی ایس ا؟ئی) مخطوطات کے قومی مشن (این ایم ایم) نے اب تک مختلف خزینے سے تین لاکھ پچاس ہزار مخطوطات کو ڈیجیٹائز کیا ہے۔ مشن اپنے مخطوطات کے تحفظ کے مراکز کی مدد سے ملک بھر میں مختلف موضوعات پر لکھے گئے ہر قسم کے مخطوطات کو محفوظ کر رہا ہے۔ مشن نے 1,36,490 مخطوطات اپ لوڈ کیے ہیں، جن میں سے 77,152 مخطوطات عوام کی رسائی کے لیے دستیاب ہیں۔ ہماری ویب سائٹ www.namami.gov.inhttps// پر جا کر ان مخطوطات تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ گیان بھارتم مشن کے زیر اہتمام وزارت ثقافت عوامی نمائشوں یا ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے این ایم ایم تک رسائی کو وسیع پیمانے پر بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔

اجیت دادا پوار اور پرفل پٹیل پر محتاط رہ کر بات کریں، ورنہ بھانڈوپ کے ذہنی مریض کے لیے تھانے کے مینٹل اسپتال میں بیڈ بک کر دیں گے: آنند پرانجے

ممبئی: بھانڈوپ کا لاؤڈ اسپیکر آج دہلی سے ایک ذہنی مریض کی طرح چیختا ہوا سنائی دیا، لیکن اسے چاہیے کہ پارٹی کے قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پوار اور قومی کارگزار صدر و رکن پارلیمنٹ پرفل پٹیل کے بارے میں محتاط ہو کر بات کرے، ورنہ مستقبل میں اس کے لیے تھانے کے مینٹل اسپتال میں ایک بیڈ بک کر دیا جائے گا۔ یہ سخت انتباہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے چیف ترجمان آنند پرانجے نے سنجے راؤت کو دیا ہے۔ آنند پرانجپے نے کہا کہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے قومی کارگزار صدر پرفل پٹیل نے جمعرات کو وقف بورڈ کے بل پر تقریر کرتے ہوئے شیوسینا کے اس شاندار ہندوتوا کی یاد دلائی جو آنجہانی بالا صاحب ٹھاکرے کے دور میں تھا۔ ان کی تقریر نے اس قدر چبھن پیدا کی کہ آج یہ لاؤڈ اسپیکر دہلی سے انتہائی نچلی سطح پر آ کر بجنے لگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ شیوسینا کا ہندوتوا ہمیشہ 'گرو سے کہو ہم ہندو ہیں' کے نعرے پر قائم رہا ہے۔ آنجہانی بالا صاحب ٹھاکرے نے بابری مسجد کے انہدام کے بعد کہا تھا کہ 'اگر میری شیوسینا کے کارکنوں نے مسجد گرائی ہے تو مجھے ان پر فخر ہے۔' 1992-93 کے فسادات میں شیوسینا کے کردار کی یاد دہانی کرانے کے بعد، اب جو شیوسینا سنجے راؤت نے کانگریس اور مہاوکاس اگھاڑی کے قدموں میں ڈال دی ہے، اس پر وہ برہم ہو رہے ہیں۔ آنند پرانجے نے کہا کہ سنجے راؤت نے جس قسم کی زبان استعمال کی، وہی زبان ہم بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ہم کہیں کہ سنجے راؤت کانگریس کے سرٹیفائیڈ ''۔۔۔'' ہیں یا وہ سلور اوک کے سرٹیفائیڈ ''۔۔۔'' ہیں، تو کیسا رہے گا؟ لیکن ہمیں ایسے الفاظ کے استعمال کی تربیت نہیں دی گئی۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں شیوسینا کی مایوس کن تقاریر دراصل شکست کی جھنجھلاہٹ کا نتیجہ ہیں۔ روزانہ شیوسینا کے کارکن پارٹی چھوڑ رہے ہیں، جس سے ادھو ٹھاکرے کی قیادت پر عدم اعتماد بڑھتا جا رہا ہے۔ بہتر ہوگا کہ سنجے راؤت اس پر غور کریں۔ آنند پرانجے نے سنجے راؤت کو انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ پترہ چال بدعنوانی کی لاٹری نکلنے والی ہے، اور جس شخص کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے مقدمے میں 8-9 مہینے جیل میں گزارنے پڑے، اسے بولنے سے پہلے محتاط رہنا چاہیے۔ الزامات لگانا بہت آسان ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پرفل پٹیل کے خلاف کبھی کوئی تحقیقات بھی نہیں ہوئیں، جبکہ سنجے راؤت خود ای ڈی کی جیل یاترا کر چکے ہیں اور ابھی ضمانت پر باہر ہیں۔ اس لیے وہ بے بنیاد الزامات لگانے سے باز رہیں۔

وقف اصلاحاتی بل کی حمایت کرنا اقتدار کے لیے اجیت پوار کی لاچاری: ہرش وردھن سپکال

اجیت پوار کا سیکولرزم بے نقاب، مسلمانوں کے ساتھ غداری

ممبئی: اجیت پوار نے بی جے پی حکومت میں شامل ہوتے وقت دعویٰ کیا تھا کہ وہ شیواجی، شاہو، پھلے اور امبیڈکر کے نظریاتی ورثے کو نہیں چھوڑیں گے، لیکن ان کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کا اصلی چہرہ اب بے نقاب ہو چکا ہے۔ بی جے پی حکومت کے ذریعے لائے گئے وقف ترمیمی بل کی حمایت کر کے اجیت پوار نے اقتدار کے لیے بی جے پی کے سامنے مکمل سرنڈر کر دیا ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے اجیت پوار پر شدید حملہ کرتے ہوئے انہیں سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ اجیت پوار نے اپنے چچا شرد پوار کی پارٹی کو بی جے پی کی مدد سے چوری کر کے اس کا نام اور انتخابی نشان بھی ہتھیا لیا اور اقتدار کی لالچ میں فرقہ پرست طاقتوں کے ساتھ جا بیٹھے۔ وہ مسلسل یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ ترقی کے لیے حکومت میں شامل ہوئے ہیں اور اپنے ترقی پسند نظریات کو ترک نہیں کیا، لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ حال ہی میں ایک افطار پارٹی میں شرکت کے دوران انہوں نے بلند بانگ دعوے کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمانوں کو پریشان کرنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ لیکن ان کی پارٹی نے چند ہی دنوں میں وقف اصلاحاتی بل کی حمایت کر کے مسلم سماج کے ساتھ سنگین دھوکہ کیا ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ وقف بل بی جے پی حکومت کا ایک خطرناک منصوبہ ہے، جس کے ذریعے وہ مسلم سماج میں خوف و ہراس پھیلا کر لاکھوں ایکڑ اراضی پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ ممبئی کے دھاراوی سمیت کئی اہم وقف جائیدادیں ایک مخصوص صنعت کار کے حوالے کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ مستقبل میں ان زمینوں پر قبضہ کر کے انہیں حکومت اپنے پسندیدہ صنعت کاروں کو سونپنے والی ہے۔ اجیت پوار جیسے تجربہ کار سیاست دان کو یہ سب معلوم نہ ہو، ایسا ممکن نہیں۔ لیکن چونکہ وہ اقتدار کے بغیر نہیں رہ سکتے، اس لیے انہوں نے بی جے پی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اور اس بل کی حمایت کی۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ اجیت پوار نے مسلم سماج کے ساتھ سنگین دھوکہ کیا ہے۔ وہ کچھ اور کہتے ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ عوام کو اب ان کے دوہرے چہرے کو پہچاننا ہوگا اور ہوشیار رہنا ہوگا، ورنہ آنے والے وقت میں مزید بڑے نقصانات اٹھانے پڑ سکتے ہیں۔ کانگریس کے صوبائی صدر ہرش وردھن سپکال نے عوام کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اجیت پوار کی اصلیت سمجھیں اور ان کے جھوٹے دعووں کے جال میں نہ پھنسیں۔

جھارکھنڈ کے پلامو میں ایک 12 سالہ لڑکی کی عصمت دری کی گئی اور پھر اسے سنگسار کر کے قتل کر دیا گیا۔

پلامو، 3 اپریل (پی ایس آئی) جھارکھنڈ کے پلامو میں ایک 12 سالہ لڑکی کی عصمت دری کی گئی اور پھر اسے سنگسار کر کے قتل کر دیا گیا۔ لڑکی کی مسخ شدہ لاش بدھ کی دیر رات ملزم ٹنکو شرما کے گھر سے برآمد ہوئی تھی۔ اس کے بعد لوگوں کا غصہ پھوٹ پڑا۔ انہوں نے ملزمان کو شدید زدوکوب کیا۔ مقامی لوگوں نے بدھ اور جمعرات کو اس واقعے کے خلاف مشتعل احتجاج کیا۔ لڑکی شہر کے کنڈ محلہ کی رہنے والی تھی۔ وہ ذہنی طور پر تھوڑی کمزور تھی۔ وہ بدھ کی دوپہر کو اپنے گھر کے قریب سے لاپتہ ہو گئی تھی۔

ٹرائی نے ''انٹرکنکشن معاملات پر موجودہ ٹرائی ضابطوں کا جائزہ'' پر پری کنسلٹیشن پیپر جاری کیا

نئی دہلی، 3 اپریل (پی ایس آئی) ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا (ٹرائی) نے آج ''انٹرکنکشن معاملات پر موجودہ ٹرائی ضابطوں کا جائزہ'' پر ایک پری کنسلٹیشن پیپر جاری کیا ہے، جس میں اسٹیک ہولڈرز سے آراء طلب کی گئی ہیں۔ اس جائزے کو آسان بنانے کے لیے، اتھارٹی نے تمام متعلقہ فریقوں کو مدعو کیا ہے کہ وہ باہمی رابطے کے لیے مستقبل پر مبنی اور مضبوط ریگولیٹری فریم ورک تیار کرنے کی خاطر موجودہ باہمی رابطے کے ضوابط سے متعلق مسائل، خدشات اور تجاویز پیش کر کے مشاورت سے پہلے کے عمل میں حصہ لیں۔

پرنٹر' پبلیشر' پروپرائٹر محمد تقی نے اسماعیل مارکیٹ' چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے عقب عیدروسیہ مسجد' بھوئی گلی' پربھنی 431401 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی۔

Printed,Published & Owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and Published at behind Aedrusia Masjid,Bhoi Galli,Parbhani. 431401. Editor:Mohammad Taqui-

POSTAL RGN.NO.NND/13/2024-2026

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in